1641

الاوصاف

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق تاج کمپنی محفوظ ہیں

مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کیلئے

سلسلۂ اخلاقِ اسلام کا تیسرا حصہ

المعروف بہ

الاوصاف

مؤلفہ

مولوی بدرالدین صاحب جالندھری

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور و کراچی

Marfat.com

59546

Marfat.com

عرض مؤلف

تمام دینی علوم میں علم اخلاق بھی ایک ضروری علم ہے جو بے تمیز وحشیوں کو انسان، انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنا دیتا ہے جب تک اخلاق درست نہ ہوں انسان کی کوئی عبادت اور کوئی کام بہترین نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا بخلاف اس کے اسلامیہ سکولوں۔ دوسرے مدرسوں اور مکتبوں کیلئے کوئی ایسا نصاب موجود نہ تھا جو مسلمان بچوں کی تعلیم اخلاق کی ضروریات کو ما حقہ پورا کر سکے علماء وقت مدارس کے اساتذہ اور دیگر تمام فرقہ دار حضرات کو عرصہ سے اس ضرورت کا احساس تھا۔ لہذا میں نے سلسلہ عقائد و ارکان کی تالیف کے بعد اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے اس ضرورت کو پورا کرنے کا بھی مصمم ارادہ کر لیا۔ اور بچوں کی ذہنی استعداد کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے تمام انسانی اخلاق کو شریعت اسلام کی روشنی میں نہایت سہل عام فہم اور مختصر اردو زبان میں سلسلہ ہذا کے سات حصوں میں خاص ترتیب سے مرتب کیا ہے اور ہر درجہ کی کے تعلیم یافتہ طلباء کے مذاق سے موافقت پیدا کرنے کیلئے ہر بات کو ایسی قطعی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ پڑھتے ہی ہر ایک بات صفحہ دل پہ نقش ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ناچیز تالیف کو قبول فرما کر اہل اسلام کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس سراپا خطا و نسیان کیلئے مغفرت کا سہارا بنائے آمین۔

طالب دعا بدر الدین

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	اوصاف کا مطلب	۸	۱۱	محنت و ریاضت	۵۵
۲	اوصاف کی ضرورت	۹	۱۲	شرافت و نجابت	۶۱
۳	پاکیزگی وصفائی	۱۴	۱۳	خودداری و خوداعتمادی	۶۸
۴	راستی و سچائی	۱۹	۱۴	تدبر و احتیاط	۷۴
۵	اطاعت و تواضع	۲۴	۱۵	عفت و پاکدامنی	۸۰
۶	صبر و قناعت	۲۹	۱۶	امانت و دیانت	۸۵
۷	شکر و توکل	۳۵	۱۷	تحمل و صلحکاری	۹۲
۸	شرم و حیا	۴۱	۱۸	رفق و خوش مزاجی	۹۷
۹	محبت و ہمدردی	۴۵	۱۹	عفو و رحم	۱۰۲
۱۰	شجاعت و بہادری	۵۱	۲۰	عدل و انصاف	۱۰۷

Marfat.com

ذخیرہ کتب: محمد احمد ترازی — ذخیرہ — لاہور پاکستان

سبق نمبر ۵

اوصاف کا مطلب

حقوق اللہ - اللہ کے حقوق ۔ حقوق العباد - بندوں کے حقوق ۔

امانت - کسی کی چیز کو حفاظت سے رکھنا ۔ دیانت - دینداری - راستی ۔

شجاعت - بہادری ۔ شرافت - بزرگی یعنی اصل صفات

عفو - معافی - درگذر کرنا ۔ احسان - کسی کے ساتھ نیکی کرنا ۔

حیات ابدی - ہمیشہ کی زندگی نیکنامی ۔ اخلاق - خلق کی جمع - عادات اچھی چیزیں ۔

ا - اوصاف وصف کی جمع ہے جس کے معنی خوبی کے ہیں - اور انسان میں جو خوبیاں پائی جاتی ہیں - وہ دو طرح کی ہیں اوّل ظاہری خوبیاں جیسے شکل و صورت اور رنگ روپ وغیرہ - دوسری باطنی خوبیاں جیسے عادت و خصلت وغیرہ - ظاہری خوبیوں میں تو حیوانات انسان سے بڑھ کر ہیں - کیونکہ انسان اپنے ظاہری حسن کے لئے لباس اور زیور کا محتاج ہے۔

Marfat.com

حیوانات کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ انہیں قدرت نے اچھی صورتیں اور سریلی آوازیں عطا فرمائی ہیں۔ مگر جب باطنی خوبیاں ڈھونڈتے ہیں۔ تو ان میں انسان حیوانات سے افضل ہے کیونکہ اس میں ایک ایسی خوبی پائی جاتی ہے۔ جو کسی دوسرے جاندار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اس خوبی کے سبب وہ تمام حیوانات کا سردار اور سب پر غالب ہے۔ اور وہ خوبی اس کی عقل ہے۔

۲۔ اس عقل کے طفیل انسان میں ہزاروں خوبیاں ایسی ہیں جو کسی دوسرے حیوان کو نصیب نہیں جو سمجھ۔ سوچ۔ جانچ اور پرکھ وغیرہ جو عقل کی شاخیں ہیں۔ انسان ہی کے حصے میں آئی ہیں اور سب سے زیادہ قیمتی چیز جو عقل کی بدولت انسان کو نصیب ہوتی ہے۔ وہ نیک اخلاق ہیں اور یہی چیز ہے۔ جس کے سبب انسان تمام حیوانات سے اشرف اور بزرگ ہے ◆

Marfat.com

۳۔ نیکی کے معنی صرف قرآن کی تلاوت اور نماز روزے کے ہی نہیں۔ بلکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پوری طرح ادا کرنا اور خلق و خدا دونوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو درست رکھنا ہی دراصل صحیح نیکی ہے جس کا ذریعہ صفائی۔ پاکیزگی صبر۔ شکر۔ ہمدردی۔ خیر خواہی اطاعت تواضع۔ عدل۔ احسان۔ امانت۔ دیانت۔ عفو رحم۔ صلحکاری۔ خوش مزاجی۔ شجاعت اور شرافت وغیرہ نیک اخلاق ہیں

۴۔ انسان کی جسمانی صحت اور ظاہری حسن کے برقرار رکھنے کے لئے تو ڈاکٹروں اور اطباء جسمانی نے ہزاروں کتب اور لاکھوں ادویات تیار کر دی ہیں۔ مگر انسان کی روحانی صحت اور باطنی حسن کے برقرار رکھنے کے لئے تاحال کافی ذرائع مہیا نہیں کئے۔ حالانکہ انسان کا ظاہری حسن تو ناپائدار چیز ہے۔ اور باطنی حسن پر ہی اس کی حیاتِ ابدی کا دارومدار ہے۔

۵۔ جس شخص کے اخلاق نیک ہوں گے۔ اس کی نجات کیلئے آنحضرت نے وعدہ فرمایا ہے اور آپ نے

Marfat.com

اپنے دنیا میں آنے کی اصلی غرض نیک اخلاق کی تکمیل ہی بیان فرمائی ہے۔ لہذا آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے کتاب ہذا میں ان موٹے موٹے اخلاق کی تفصیل کردی گئی ہے۔ جن کا حاصل کرنا انسان کے لئے ضروری بلکہ لازمی ہے اور ان کے بغیر انسان کو حیات ابدی کا حاصل ہونا محال ہے۔

سوالات

۱۔ انسان کی ظاہری اور باطنی خوبیاں کون کون سی ہیں؟
۲۔ کونسی خوبیوں کی وجہ سے انسان حیوانات سے افضل ہے؟
۳۔ نیکی کا مطلب دراصل تم کیا سمجھتے ہو؟
۴۔ نیکی کے حصول کے بڑے بڑے ذرائع کیا ہیں؟
۵۔ نیک اخلاق کے متعلق آنحضرتؐ نے کیا فرمایا ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۲

اوصاف کی ضرورت

فطرت۔ پیدائش۔ نیچر۔
شریعت۔ خدا کا بنایا ہوا وہ راستہ
جو پیغمبروں کے ذریعے
ہمیں معلوم ہوا۔
صلحاء۔ صالح کی جمع۔ پرہیزگار۔
دار العمل۔ عمل کا گھر۔ دنیا۔

حضورِ قلب۔ دل کی توجہ۔
عفت۔ پرہیزگاری۔ پارسائی۔
تربیت۔ پرورش کرنا۔
خصائل۔ خصلت کی جمع عادتیں۔
امتحان۔ آزمائش۔
انتقام۔ بدلہ۔

۱۔ جو شخص بات بات پہ لوگوں کو پھاڑنے کے لئے دوڑتا ہے۔ یا کوے کی طرح لوگوں کی چیزیں اُچک لیتا ہے یا گدھے کی طرح کھانے پینے کی حرص میں محو ہے یا سانپ اور بچھو کی طرح زہریلی زبان سے لوگوں کو ڈستا ہے۔ وہ باوجود انسانی شکل کے دراصل انسان نہیں۔ بلکہ ادنیٰ درجے کا ذلیل حیوان ہے۔

Marfat.com

۲- انسان عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل جو اصل فطرت سے نیک ہوں۔ ان کی تعداد کم ہے دوسرے جو غور و فکر کے بعد بُری خصائل سے مطلع ہو کر ان سے بچیں۔ ان کی تعداد متوسط ہے۔ اور تیسرے جو وعدہ و وعید یا عذاب کے خوف اور ثواب کی اُمید سے بُری باتوں کو ترک کریں۔ ان کی تعداد زیادہ ہے ان میں سے پہلا گروہ بالطبع نیک ہے۔ دوسرا تعلیم سے اور تیسرا شریعت سے نیک ہو سکتا ہے۔

۳- لہذا بچوّں کی تعلیم و تربیت بڑا ضروری امر ہے اور دینداری کی تعلیم سب سے زیادہ مقدّم ہے مگر دینداری کی تعلیم کے یہ معنے نہیں کہ چند مسئلے یا کچھ دعائیں اور کلمے یاد کرا دیئے جائیں بلکہ دینداری کی تعلیم یہ ہے کہ بچوّں کی عادت اور خصلت کو شریعت کے مطابق بنا کر اس میں پختگی اور مضبوطی پیدا کی جائے ان کے اخلاق و عادات پر شریعت کا

Marfat.com

رنگ چڑھایا جائے۔ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہو اور لوگوں سے ان کے تعلقات احسان پر مبنی ہوں۔ جس کے لئے بُری باتوں سے بچنے۔ نیک صحبت اختیار کرنے اور صلحاء کے حالات پڑھنے کی ضرورت ہے اور سب سے بڑھ کر ضروری امر یہ ہے۔ کہ ماں باپ اور گھر کے بزرگ بچّوں کے سامنے خود اپنے طریقِ عمل سے نیکی اور دینداری کا مجسّم نمونہ پیش کریں ؎

۴۔ آسودگی اور راحت کے زمانے میں تو ہر شخص خدا کے پیارا ہونے کا دعویدار ہوتا ہے۔ مگر حقیقی مومن دراصل وہ شخص ہوتا ہے جو خطرناک حالتوں میں بھی گناہ کی وجہ سے خدا کو ناراض نہ کرے۔ دنیا انسان کے لئے ایک دارالعمل ہے۔ جس میں قدم قدم پر اسے امتحان اور آزمائش میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی اسے حضرت یوسفؑ کی طرح اپنی عفت کا امتحان دینا پڑتا ہے اور کبھی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح

Marfat.com

باوجود فاتح بادشاہ ہونے کے خونخوار ظالموں کو
معاف کر کے قوت انتقام کے دبانے کا امتحان
دینا پڑتا ہے۔

۵۔ پس مومن کا عمل مطابق علم کے ہوتا ہے وہ
بدی سے نفرت اور نیکی سے محبت کرتا ہے۔
نرم خو اور خوش مزاج ہوتا ہے۔ اس میں غیظ
وغضب اور درندگی نہیں ہوتی۔ اسے عبادت میں
ذوق اور نماز میں حضور قلب نصیب ہوتا ہے
جس طرح عدالت میں بیان دیتے ہوئے انسان
گھر کے کاروبار کو بھول جاتا ہے۔ اسی طرح
وہ نماز میں ماسوائے اللہ کو دل سے دور
کر دیتا ہے۔ عبادت میں خدا کی حضوری
اور دنیا کے کاروبار میں اس کی خوشنودی
حاصل کرتا ہے۔ اور اس مرتبے پر پہنچنے
کے لئے جن چیزوں سے وہ رہنمائی
حاصل کرتا ہے۔ وہ نیک اخلاق ہیں انسان
کو جسمانی طاقت کے برقرار رکھنے کے لئے

Marfat.com

جس طرح روٹی اور پانی کی ضرورت ہے روحانی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے اسی طرح نیک اخلاق کی ضرورت ہے۔

سوالات

۱۔ انسان اور حیوان میں دراصل تم کیا فرق سمجھتے ہو؟
۲۔ انسان کون کونسی تین قسم کے ہوتے ہیں؟
۳۔ تعلیم و تربیت کی انسان کے لئے کیا ضرورت ہے؟
۴۔ دینداری کی تعلیم سے دراصل کیا مقصود ہے؟
۵۔ نیک اخلاق کی انسان کے لئے کیا ضرورت ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۳
پاکیزگی و صفائی

طہارت ۔ پاکیزگی و صفائی ۔
جذبات ۔ دل کے خیالات ۔
فرض ۔ ضروری ۔ خدا کا حکم ۔
اخلاص ۔ سچائی ۔ راستی ۔
نفاق ۔ دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ ہونا ۔

غلاظت ۔ پلیدی ۔ گندگی ۔
خواہشات ۔ دل کی آرزوئیں ۔
سنت ۔ نبی کا بتایا ہوا راستہ ۔
ریاکاری ۔ دکھلاوا ۔
شگفتہ ۔ کھلا ہوا ۔ خوش

۱۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ صفائی اختیار کرو۔ کیونکہ اسلام صاف ہے اس میں صفائی کی بڑی تاکید فرمائی ہے ۔ غسل کئی دفعہ فرض اور بعض دفعہ سنت قرار دیا ہے ۔ نماز کے لئے طہارت اور وضو کا ہونا لازمی ٹھہرایا ہے اسی طرح لباس خوراک اور مکان غرضکہ ہر چیز کے صاف رکھنے کے لئے خاص ہدایات

Marfat.com

فرمائی ہیں۔ پاک اور صاف آدمی سب کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور میلے کچیلے آدمی سے سب لوگ نفرت کرتے ہیں۔ میل کچیل انسانی جسم کے مسامات کو بند کر دیتی ہے اور اس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نہانے دھونے سے جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ دل خوش رہتا ہے۔طبیعت ہلکی اور دماغ صاف ہوجاتا ہے ؂

۲- انسان کا جسم بھی ایک مکان کی طرح ہے اگر مکان کو ہر روز صاف نہ کیا جائے۔ تو غلاظت اس میں جمع ہو جائیگی۔ اور رہنے والوں کی تباہی کا باعث ہوگی۔ اسی طرح اگر جسم کو ہر روز میل کچیل اور پسینے وغیرہ سے صاف نہ کیا جائے ۔ تو صحت جسمانی خراب ہو جائے گی جسم صاف ہوگا۔ تو خیالات بھی پاک ہوں گے ورنہ ایک کے غلیظ ہونے دوسرے کا گندا ہونا لازمی اور ضروری ہے ؂

آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات

Marfat.com

آتے ہیں۔ کوئی مفید ہوتا ہے اور کوئی مضر
کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی بُرا۔ انسان کا فرض
ہے کہ ہر قسم کے خیالات کی پڑتال کرے۔ نیک
خیالات کو ترقی دے۔ اور بُرے خیالات کو
دور کرے۔ شیطان ہر وقت موقع پاکر بُرے
خیالات انسان کے دل میں ڈالتا رہتا ہے۔ مگر
ان خیالات کو دل میں جگہ دینا یا نکالنا آدمی
کے اپنے اختیار میں ہے۔ دل کا حال چہرہ
سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ صاف دل کا نور باطن
اس کے چہرے پر چمکا کرتا ہے حاسد کی جلن
اور بخیل کی تنگ دلی اس کے چہرے سے
معلوم ہو جاتی ہے۔ جس کا دل صاف ہو تو
اس کا چہرہ بھی شگفتہ ہوگا۔ اور ملنے والوں
کے دل سے دیکھتے ہی خوش ہو جائینگے۔ اور اس
کے دل کی پاکیزگی سے لوگ خود بخود واقف
ہو جائینگے۔

۴۔ بدن کی صفائی اور دل کی پاکیزگی کے بعد

Marfat.com

نیت کی صفائی بھی ضروری ہے حدیث شریف میں آیا ہے " الاعمال بالنیات " یعنی تمام اعمال کی جزا نیت پر ہے۔ اگر نیت نیک ہو گی۔ تو اعمال کی جزا بھی نیک ہو گی۔ ورنہ اگر نیت میں کوئی برائی ہو۔ تو اس کی جزا بھی بری ہو گی۔ اس لئے اپنی نیت کو ہمیشہ نیک اور خالص رکھو۔ برے خیالات دل میں نہ لاؤ۔ کسی کام میں نفاق اور ریاکاری سے کام نہ لو۔ بلکہ اخلاص کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔

۵۔ پس انسان کی تمام کامیابیوں کا دارومدار اس کی صحت پر ہے۔ اور جسمانی صحت کے لئے جس طرح صاف ہوا۔ صاف پانی۔ صاف خوراک اور صاف لباس کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی صحت کے لئے صاف دل۔ صاف خیال۔ صاف جذبات اور صاف خواہشات کی ضرورت ہے۔ اور جسمانی و روحانی صحت کے لئے ہر دو وسائل کا خیال رکھنا لازمی اور ضروری ہے ٭

Marfat.com

سوالات

۱۔ پاکیزگی اور صفائی کی اِنسان کے لئے کیا ضرورت ہے؟ اور اسلام میں اس کے متعلق کیوں زیادہ تاکید کی گئی ہے؟

۲۔ اِنسان کو اپنے بدن کے صاف رکھنے سے کیا کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

۳۔ اِنسان کو اپنے دل کا صاف رکھنا ضروری ہے؟ اور دل کے حالات چہرے سے کیوں کر ظاہر ہو جاتے ہیں؟

۴۔ نیت کی پاکیزگی کے متعلق شریعت میں کیا کیا حکم ہے؟

۵۔ جسمانی و روحانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے اِنسان کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۴

راستی و سچائی

راستگو۔ سچ بولنے والا ۔ صریح ۔ ظاہر ۔
اعتراف ۔ اقرار کرنا ۔ مان لینا ۔ فوقیت ۔ بڑائی ۔
طبعی حالت ۔ قدرتی حالتیں ۔ دستور العمل ۔ کارنامہ ۔ قانون ۔
بیعت ۔ فرمانبرداری کرنا عہد پیمان کرنا ۔ مرید ہونا ۔ نفسانی غرض ۔ ذاتی غرض ۔
متنبہ ۔ تنبیہ کرنا ۔
ملامت ۔ شرمندگی

۱۔ سچائی انسان کی ایک طبعی حالت ہے ۔ جب تک کوئی نفسانی غرض مدنظر نہ ہو ۔ انسان جھوٹ بولنا نہیں چاہتا ۔ اور جھوٹ بولنے میں وہ خفت اور تکلیف محسوس کرتا ہے ۔ اور جو شخص صریح جھوٹ بولے ۔ اس سے ناخوش اور بیزار ہو جاتا ہے ۔ یہ انسان کی طبعی حالت ہے جو بچوں اور دیوانوں میں بھی پائی جاتی ہے مگر

Marfat.com

جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو۔ جو سچائی سے روکتے ہیں۔ اس وقت تک انسان حقیقی راست گو نہیں ہو سکتا۔

۲۔ کیونکہ اگر انسان صرف انہی امور میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں حرج نہ ہو۔ اور اپنی جان مال اور عزت کے نقصان کے وقت جھوٹ بولے اور سچ بولنے سے اس وقت خاموش رہے تو اسے بچوں اور دیوانوں پر کوئی فوقیت نہیں اور ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے اخلاق نہیں ہو سکتا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ بت کی پرستش اور جھوٹ سے بچو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے میں خدا بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ لہذا سچ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑو۔ سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ۔ تو انکار نہ کرو۔ سچی گواہی کو مت چھپاؤ۔ جو چھپائے گا۔ وہ گناہگار ہوگا۔

Marfat.com

لہذا تہذیبی پر گواہی ہو۔ تو اس وقت بھی سچائی کا ساتھ نہ چھوڑو۔ بلکہ ہر حالت میں راستی اور سچائی کو اپنا دستورالعمل بناؤ ۔

۴۔ سچائی دنیا میں معتبر بننے اور آخرت میں نجات پانے کا ایک واحد ذریعہ ہے۔ سچے آدمی کو کوئی گناہ گمراہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسے ہر وقت یہ خیال رہتا ہے۔ کہ میرا گناہ بوجہ سچائی کے مجھے رسوا کر دیگا۔ سچے آدمی کی ہمیشہ لوگ قدر کرتے ہیں اس کی نصیحت کو قبول کرتے ہیں اس کی ہر بات دل پر اثر کرتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص ایک کے سامنے اور دوسرے کے سامنے کچھ بیان کرے۔ وہ بدتر آدمی ہے۔ قیامت کے دن اس کے دو منہ ہونگے۔ اور ان میں آگ کی دو زبانیں ہونگی لہذا انسان کو چاہیئے۔ کہ صاف گو اور وعدہ کا پکا ہو۔ جو وعدہ کا پکا نہیں اس کا دین نہیں ۔

Marfat.com

۵- پس سچی بات پر کوئی خفا ہو۔ تو پروا نہ کرو۔ کوئی ناحق بات کہہ رہا ہو۔ تو اس کی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ۔ بلکہ اس کی غلطی سے اسے متنبہ کرو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص لوگوں کے ڈر کے مارے سچ نہ بولے۔ اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا۔ کہ تم نے فلاں معاملہ میں حق کیوں نہیں کہا تھا۔ وہ کہیگا کہ لوگوں کے خوف سے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھے مجھ سے ڈرنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ لوگوں سے آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے اس امر کی بیعت لے لی تھی کہ نصیحت کرو اور حق کہنے میں کسی امر کی ملامت کا خوف نہ کرو۔

۶- بچوں میں سچائی کی عادت پیدا کرنے کے لئے خود سچ بولو۔ ان سے جو معاملہ کرو۔ انہیں غلطی پر اعتراف کرنا سکھاؤ جھوٹی اور بے حقی کہانیاں نہ سناؤ۔ جو وعدہ کرو۔ اسے پورا

59546

Marfat.com

کرو۔ سچائی کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات کا تصور دلاؤ۔

سوالات

۱۔ سچائی کی عادت انسان میں کیسے پیدا ہوتی ہے ؟
۲۔ انسان حقیقی راست گو کیسے بن سکتا ہے ؟
۳۔ سچ بولنے سے انسان کو کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ؟
۴۔ سچ بولنے سے انسان کیوں کر تمام گناہوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے ؟
۵۔ بچوں میں سچائی کی عادت کیسے پیدا کی جا سکتی ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۵

اطاعت و تواضع

اطاعت۔ تابعداری۔ فرمانبرداری۔
تواضع۔ انکساری۔ عاجزی۔
طبعی جذبہ۔ قدرتی جوش۔
فرائض منصبی۔ عہدہ داری کے کام۔
حتی المقدور۔ جہاں تک طاقت ہو۔
حکمت عملی۔ دانائی عقلمندی۔
مذموم۔ مذمت کیا گیا۔ بُرا۔
مداح۔ تعریف کرنے والا۔
قدوس۔ بہت پاک خدا کا صفاتی نام ہے۔
کبریائی۔ بڑائی۔ بزرگی۔

۱۔ اطاعت بھی انسان کا ایک طبعی جذبہ ہے اور جو دنیا میں ہر کام کے لئے ضروری ہے اور کوئی فرد بشر اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ماتحت اپنے افسر کی۔ غلام اپنے آقا کی۔ بیوی اپنے خاوند کی۔ تاجر تجارت کے اصولوں کی اور پیشہ ور اپنے پیشے کے قواعد کی اطاعت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

۲۔ اطاعت ہمیشہ ایک نیکی سمجھ کر کرنی چاہیئے نہ

Marfat.com

کہ کسی مطلب اور غرض کے لئے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اطاعت نہیں۔ بلکہ ایک فریب ہوگا۔ خوشامد اور چاپلوسی اور چیز ہے اور اطاعت اور چیز ہے۔ اطاعت انسان کو ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچا دیتی ہے اطاعت اور خدمت سے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ بیجا خوشامد اور رشوت دینے کا نام اطاعت نہیں۔ بلکہ اپنے فرائض منصبی کو کمال سرگرمی اور محنت سے ادا کرنا حتی المقدور سب کی ضروریات کو پورا کرنا۔ اور ہمجنسوں کو اپنی ذات سے آرام اور راحت پہنچانا ہی حقیقی خدمت ہے۔

۳۔ اطاعت کا جوہر سکھانے کے لئے بچوں کو چھوٹی چھوٹی چیزوں کا حکم دے کر ابتدا ہی سے ان کو احکام کی تعمیل کا عادی بناؤ ضد کرنے سے روکو۔ کیونکہ ضدی بچے بڑے ہوکر سرکش اور مغرور ہو جاتے ہیں۔ ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرو۔ جو حکم دو۔ اس

Marfat.com

کے لہجے میں بجائے تحکم کے شفقت اور محبت کی آمیزش ہو۔ تاکہ سرکشی کی عادت نہ ہو جائے۔ اگر وہ کہنا ماننے سے انکار کریں تو حکمتِ عملی سے کام لو۔ جب تعمیل کردیں تو چند آسان حکم دے کر اس کی مشق کراؤ۔ حکم کی تعمیل میں محبت کی دیوار حائل نہ کرو۔ ایسی کہانیاں سناؤ۔ جن سے اطاعت کا جوہر پیدا ہو۔ فرمانبرداری کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات بیان کرتے رہو۔ ایسے جذبات پیدا کرو۔ کہ تعمیلِ احکام کو وہ سعادت مندی سمجھیں وعظ اور نصیحت کرتے رہو ٭

۴۔ تواضع کے معنے انکسار۔ اور فروتنی کے ہیں تواضع انسان کی عزت اور وقار کو بڑھاتی اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور اس سے انسان ہردلعزیز ہو جاتا ہے اور آسانی سے اپنا مطلب پورا کر سکتا ہے۔ ہر ایک اس کا مداح اور

Marfat.com

مددگار ہوتا ہے۔ ہر وقت وہ خوش رہتا ہے۔ مگر اس میں بھی اعتدال شرط ہے۔ متکبر۔ شریر اور کج طبع آدمی سے تواضع کے ساتھ پیش آنا اس کی بدعادات کو بڑھانا اور مذموم ہے۔

۵۔ سب سے ضروری خدا کی اطاعت ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اس کے برگزیدہ رسولوں اکابرین اور استاد کی اطاعت لازمی ہے۔ پھر والدین اور ان کے متعلقین اور دیگر بنی نوع انسان کی اطاعت درجہ بدرجہ لازمی ہے بلا غرض وغایت تواضع کرنے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا درجہ بلند کرتا ہے۔

۶۔ اطاعت و تواضع کا ہونا سب کے لئے ضروری ہے۔ جہاں خزانہ ہوتا ہے۔ وہیں چوری ہوتی ہے۔ جو نیک مرد ہوتا ہے۔ وہی سب سے زیادہ خطرے میں ہوتا ہے۔ اس

Marfat.com

لئے مومن یہ نہ سمجھے کہ میں نے کرنا تھا وہ کر لیا ہے۔ بلکہ بہت کچھ کرکے پھر بھی دل میں یہی کہے۔ کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ خدا کی اطاعت اور خلق خدا سے تواضع اور انکسار اختیار کرے۔ خدا کی قدوسی اور کبریائی کے سامنے تو انبیاء کرام بھی ذلیل ہیں۔ تو انسان جو ہزاروں تاریکیوں میں گرفتار ہے کیونکر غرور کر سکتا ہے ؛

سوالات

۱۔ اطاعت اور تواضع سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو ؟
۲۔ اطاعت و تواضع انسان کے لئے کیوں ضروری ہیں ؟
۳۔ اطاعت و تواضع سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں ؟
۴۔ اطاعت و تواضع میں انسان کو کیا احتیاط لازمی ہے ؟
۵۔ اطاعت کا جوہر بچوں میں کیوں کر پیدا کیا جاسکتا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۶

صبر و قناعت

خلق۔ عادت۔ خصلت ۔ اخلاق۔ جمع خلق کی۔ عادات و اطوار ۔
شاکر۔ شکر کرنے والا ۔ قانع۔ قناعت کرنے والا صبر کرنیوالا ۔
لیاقت۔ قابلیت ۔ شرافت۔ بزرگی۔ بھل منساہت ۔
منحرف۔ پھرنے والا ۔ مہلک۔ ہلاک کرنے والی ۔
بے اعتدالی۔ بے پروائی۔ بدپرہیزی ۔ رجوع کرنا۔ واپس ہونا ۔

۱۔ ہر شخص کو اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور پیش آتی ہیں۔ اور جب کوئی مصیبت پیش آئے۔ تو انسان کو تھوڑا بہت رنج ضرور ہوتا ہے۔ مگر رنج کی حالت میں بے صبری کرنا بہت برا ہے۔ صبر بھی ایک طبعی حالت ہے۔ جو مصیبت تکلیف اور بیماری کی حالت میں کرنا پڑتا ہے جو لوگ آہ و زاری کرنے

Marfat.com

کے بعد صبر کرتے ہیں۔ وہ ایک طبعی حالت
ہے۔ جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر
ہوتی ہے انسان قدرتی طور پر مصیبت میں چیختا
ہے۔ جب جوش نکل جاتا ہے۔ تو آخر تھم جاتا ہے
اور انتہا پر پہنچ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے مگر
یہ حالت اخلاق میں داخل نہیں۔ بلکہ اصل خلق
یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے۔ تو
اُسے خدا کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ
پر نہ لائے۔ اور یہ کہے کہ خدا کا تھا۔ خدا نے
لے لیا۔ ہم اس کی رضاء کے ساتھ راضی ہیں
غرضیکہ ہر وقت انسان اپنے مقسوم پر شاکر
اور خدا کے دیئے پر قانع رہے۔

۲- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم تمہیں اس طرح
آزمائیں گے کہ کبھی خوفناک حالت تم پر آئیگی
کبھی فقر و فاقہ ہوگا۔ کبھی مالی نقصان ہوگا۔
اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی۔ کبھی مراد دل
میں ناکام رہو گے۔ کبھی اولاد مرے گی پس

Marfat.com

ان لوگوں کو خوش خبری ہو۔ جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ہم خدا کی امانت ہیں۔ جس کی امانت ہے اُسی کی طرف رجوع کرے یہی لوگ خدا کی راہ پر ہیں اور انہی پر خدا کی رحمتیں ہیں اور اسی خلق کا نام صبر اور راضی بہ رضا ہوتا ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں عدل بھی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ انسان کی مرضی کے موافق اسے بیشمار نعمتیں دیتا ہے۔ پھر یہ انصاف نہیں۔ کہ اگر کبھی وہ بھی اپنی مرضی منوانا چاہے۔ تو انسان منحرف ہو۔ اور اس کی رضاء کے ساتھ راضی نہ ہو۔ اور چون وچرا کر کے بے دین اور بے راہ ہو جائے۔ خدا کے جو بندے اس کی آزمائش میں پورے نکلتے ہیں۔ ان کو آخرت میں بڑا درجہ ملیگا۔

۳۔ جس طرح والدین اولاد کی بہبودی کے لئے اسے سزا دیتے یا ڈاکٹر مریض کی بھلائی کے لئے اسے کڑوی دوا پلاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ

Marfat.com

بھی ہماری بے اعتدالیوں پر ہمیں سزا دیتا اور کبھی امتحان کے طور پر آزماتا ہے۔ تو ان تکلیفوں پر صبر نہ کرنا ہماری پرلے درجے کی نالائقی اور ناشکری ہے۔ سعادتمند شاگرد وہ ہے۔ جو استاد کی سزا پر بھی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ آفرین پر۔ اسی طرح سعادت مند انسان وہی ہے جو تکلیفات میں بھی ویسا ہی راضی رہے۔ جیسا کہ خدا کی عنایت پر اور جو انسان صبر کے درجے سے محروم رہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ شیطان ہے۔ اگر کوئی اتفاقیہ صدمہ آجائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ ممکن ہو تو مکان کو بدل لو۔ ہوا خوری کرو۔ غذا کم کھاؤ۔ گرد و پیش کی تبدیلی سے اپنے خیال کو دوسری طرف مائل کرو۔ باقی مصیبت زدہ لوگوں کا خیال کرو۔ اور عبادت میں زیادتی کرو۔

۴۔ قناعت کے لفظی معنی ڈھانپنا اور اصطلاح میں ہوس کے ڈھانپنے اور موجودہ حالت پر

Marfat.com

راضی ہونے کو قناعت کہتے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ کم آمدنی پر گذارہ کرنا اور ترقی کے لئے جائز کوشش کرنا قناعت ہے۔ غربت اور امارت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ کسی کو امیر کسی کو غریب بناتا ہے۔ جس حالت میں خدا رکھے اس پر قناعت کرو۔ قناعت سے زندگی کے دن آرام سے گزر جاتے ہیں۔ غریب گھرانوں کا امیر گھرانوں سے مقابلہ کرکے اپنی قسمت پہ افسوس کرنا نادانی ہے۔ غریب کا وہ جھونپڑا جس میں قناعت سے زندگی بسر ہو۔ امیر کے محل سے اچھا ہے۔ تم اپنی لیاقت اور شرافت سے خدا پر بھروسہ کرکے ترقی کرو۔ تو ایک دن تمہارا جھونپڑا بھی محل بن سکتا ہے۔ جس طرح چھوٹا بڑا ہوتا ہے۔ اور پھول سے پھل بنتا ہے۔ اسی طرح قناعت سے ہر طرح کی آسائش حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کو غذا سے تقویت پہنچتی ہے اسی طرح روح کو قناعت

Marfat.com

سے طاقت حاصل ہوتی ہے
۵ - قناعت انسان کو حسد اور طمع سے بچاتی ہے حرام خوری سے محفوظ رکھتی ہے۔ محنت کا شوق دلاتی ہے - کفایت شعاری اور غربا کی امداد کا موجب ہوتی ہے۔ لوگوں کے سامنے دستِ حاجت دراز کرنے سے روکتی ہے اسی طرح بے صبری کا انجام حسد۔ رنج اور غصہ ہے اور ان کا نتیجہ جسمانی و روحانی مہلک امراض ہیں جن سے خدا بچائے ؎

سوالات

۱۔ صبر و قناعت میں تم کیا فرق سمجھتے ہو ؟
۲ - صبر و قناعت سے کون کون سے فوائد حاصل ہوتے ہیں ؟
۳ - صبر کی عادت انسان میں کیونکر پیدا کی جاسکتی ہے ؟
۴ - بے صبری سے انسان کو کیوں کر بچنا چاہیئے ؟
۵ - بے صبری کا انجام کیا ہوتا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۷
شکر و توکل

عبرت ۔ نصیحت پکڑنا ۔ بغاوت ۔ باغی ہونا ۔ بیوفائی کرنا ۔
توبہ ۔ باز آنا ۔ گناہ سے پھرنا ۔ نیچر ۔ قدرت ۔
عاقبت اندیش ۔ انجام کو سوچنے والا ۔ کبیدہ خاطر ۔ رنجیدہ دل ۔
غیر مترقبہ ۔ جو خلاف اُمید حاصل ہو ۔ مشیت اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ۔
مطلوب ۔ مقصد طلب کیا گیا ۔ قویٰ ۔ جمع قوت کی ۔ طاقت ۔

۱ ۔ شکر کا مطلب خدا کے انعام پر خوش ہونا اس کی تعریف کرنا ۔ اور زیادہ انعام کی دعا مانگنا ہے یا یوں کہو ۔ کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر اس سے محبت کرنا اور اس کی عبادت کرنا شکر ہے ۔ اور دل میں کسی کے احسان کی قدر نہ کرنا ناشکری ہے ۔ جو کچھ انسان پر انعام الٰہی ہوتا ہے ۔ بعض اوقات انسان سرکشی کر کے اسے اپنا حق اور لیاقت

Marfat.com

کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ جس کی زیادتی بعض دفعہ
اسے فرعون اور نمرود بنا دیتی ہے۔ شکر
گذار آدمی ہمیشہ اپنے آپ کو کمزور خیال
کر کے اپنے مطلوب کو لگاتار درگاہ الٰہی سے
حاصل کرتا ہے۔ اور ناشکر گذار اپنی بغاوت کی
وجہ سے انعام الٰہی سے محروم ہونے کے
علاوہ عزت کی بجائے ذلت خرید لیتا ہے ؂
۱۱۔ شکر گذار ہر ایک نعمت کو غیر مترقبہ سمجھ
کر خوش ہوتا ہے۔ اور ناشکرا دنیا کے ہر
ایک انعام کو اپنا حق سمجھتا اور نہ ملنے پر
کبیدہ خاطر ہو کر آخر حاسد بن جاتا ہے۔ لہذا خدا
تعالےٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ کتا
جس گھر میں ہوتا ہے۔ اس کے مالک کے پاس
دم ہلاتا ہوا بھاگتا ہے۔ بلی جس گھر میں ہوتی
ہے انہیں کے پاؤں میں پھرتی ہے۔ مگر انسان
خدا کی دنیا میں رہنے کے باوجود بعض اوقات
سرکشی کر کے ناشکر گذار بھی بن جاتا ہے۔ اور جو

Marfat.com

لوگوں کا شکر نہیں کرتا۔ وہ خدا کا شکر بھی نہیں کر سکتا ہے ؛

۳۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے تمام قویٰ کو خدا تعالےٰ کے شکریہ میں مصروف رکھے۔ دل کا شکریہ یہ کہ خدا کو پہچانے اور جانے کہ ساری نعمتیں اس کی ہیں۔ زبان کا شکریہ یہ کہ ہمیشہ اسے یاد کرے۔ اعضاء کا شکریہ یہ کہ ہر عضو کو اس کی اطاعت میں مشغول کرے۔ آنکھ کا شکریہ یہ کہ مخلوقات کی طرف عبرت نظر کرے۔ علماء و صلحاء کو عزت سے دیکھے۔

کمزوروں پر ہمدردی سے نگاہ کرے۔ کانوں کا شکریہ یہ کہ نیک مردوں کے قصے سنے ہاتھ کی اطاعت یہ کہ فقیروں۔ یتیموں اور محتاجوں پر احسان کرے اور پاؤں کی اطاعت عبادتخانے کو جانا۔ علماء کی زیارت کرنا اور بیماروں کی بیمار پرسی کرنا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہر حالت میں خدا کی رضا جوئی حاصل کرو۔ اور آسائش خلق کو اپنی

Marfat.com

آسائش پر مقدم رکھو۔

۴۔ توکل کے معنے بھروسہ کرنا اور اصطلاح میں ہر کام میں اللہ کے فضل اور اس کی امداد پر بھروسہ کرنا یعنی قوانین قدرت کے موافق کام کرنا اور پھر یہ بھروسہ کرنا کہ خدا تعالیٰ ہمارے کاموں کا ذمہ دار ہے۔ توکل کہلاتا ہے مگر تمام وسائل اور اسباب سے قطع نظر کرکے خدا پر بھروسہ کرنا غلط اور خام خیالی ہے۔ بغیر منہ کھولنے اور ہاتھ ہلانے کے بھوک بند نہیں ہوتی۔ آگ مٹھی میں لے کر یہ امید رکھنا کہ ہاتھ نہ جلے۔ بیوقوفی ہوتی ہے۔ اسی طرح جب ہم اس کے قانون کی خلاف ورزی کریں۔ اور وہ ہمارا محافظ اور وکیل ہو تو یہ ناممکن ہے۔ پس توکل کے اس غلط مفہوم نے ہزاروں کارندوں کو بیکار۔ اور ہزاروں امیروں کو محتاج کر دیا ہے۔

۵۔ پس ہر کام کے لئے کوشش کرنا ہے مگر اپنی تدبیر پر بھروسہ کرنا غلط ہے لہذا خدا

Marfat.com

کی قدرت کو یاد کرو۔ اور اُس کے ہر حکم پر راضی رہو۔ ہمیشہ اس کی رحمت کی اُمید رکھو۔ جس سے نیک کاموں کے لئے حوصلہ بڑھتا اور توبہ کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ اور جو شخص توکّل اختیار کرلے وہ عاقبت اندیش اور محقق ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ زمانے کی رفتار اور نیچر کی ہوا پر کام کرتا ہے۔ اور اپنی محنت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس کا ہر کام قانون الٰہی کے مطابق اور مشیت اللہ کے موافق ہوتا ہے اس لئے وہ کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ افلاس اور غربت اس پر حملہ نہیں کرتی۔ اور اگر کرے تو فتح نہیں پاتی ؛

Marfat.com

سوالات

۱۔ شکر کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا فائدہ ہے ؟
۲۔ ہاتھ پاؤں اور آنکھ و کان کا شکر کیا ہے ؟
۳۔ توکّل سے دراصل تم کیا مطلب سمجھتے ہو ؟
۴۔ توکّل کے غلط مفہوم نے لوگوں کو کیا نقصان پہنچایا ہے ؟
۵۔ شکر اور توکّل میں تم کیا فرق سمجھتے ہو ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۹

شرم وحیا

ایمان - دل سے خدا پر یقین کرنا مسلمان ہونا ۔ اعمال - عمل کی جمع - کام ۔
وقار - عزت - ناموس ۔ بےباک - بےخوف ۔
منبع - نکلنے کی جگہ ۔ مانوس - اُنس پکڑا گیا - محبت کیا گیا ۔
حلال - جائز ۔ حرام - ممنوع - ناجائز ۔
احتمال - شبہ - شک ۔ حدیث - جو رسولؐ خدا نے کیا یا فرمایا ۔

۱- شرم وحیا دونوں ہم معنیٰ الفاظ ہیں جن کا مطلب یہ ہے - کہ جس کام میں انسان کو کوئی گناہ یا بے ادبی معلوم ہو - اس سے بچے اور اس کے کرنے پر دلیری نہ کرے یا یوں کہو - کہ ایسی بات نہ کرے جس سے اپنے یا دوسرے کے وقار میں فرق آئے - حیا آدمی کو گناہ سے بچاتی ہے - برے راستے سے

Marfat.com

روکتی ہے۔ بزرگوں کا ادب سکھاتی ہے۔ بڑے کام اور بڑی باتوں سے بچاتی ہے ۞

۲۔ حیا آدھا ایمان ہے۔ جس میں حیا نہیں۔اس میں ایمان نہیں۔ اس کا دل بے ڈر اور طبیعت بے باک ہوتی ہے۔ اسے خدا کا خوف نہیں پیغمبر کا ادب نہیں۔ بزرگوں کا پاس نہیں۔ اور اپنوں کا لحاظ نہیں ہوتا ۞

۳۔ بے حیائی سب برائیوں کی جڑ ہے، انسان کو بے ادب اور گستاخ بناتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اسے بے حیا کر دیتا ہے۔ بے حیا آدمی اپنی باتوں اور اپنے کاموں سے بے عزت اور بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ اس کا وقار دلوں سے دور ہو جاتا ہے۔ اس سے تمام لوگ نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ شیطان اس کی بیجا حرکتوں سے دلیر ہو کر اس کے نیک اعمال کو خراب کر دیتا ہے ۞

Marfat.com

۴- حدیث شریف میں آیا ہے۔ "اَلحیَاءُ خَیرٌ کُلّہٗ" یعنی حیا سب کی سب بہتر ہے۔ اس میں سو کی سو فی صدی خوبیاں ہیں۔ جس طرح حیا تمام صفات کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح بے حیائی تمام عیوب کا منبع ہے۔ انسان جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اوّل بے حیائی کی چادر سے سر منہ لپیٹ کر ہدایت اور نیکی کی طرف سے اندھا اور دور ہو جاتا ہے۔ حلال و حرام کی تمیز اس سے جاتی رہتی ہے موت کی یاد اسے بھول جاتی ہے۔ اور جو کچھ دل میں آتا ہے۔ بلا تامّل کر گذرتا ہے ؎

۵- بچوں کو ہر وقت چومنا مُضر اور نقصان دہ ہے۔ اس سے حیا کا مادہ کم ہو جاتا ہے اور پھر بڑے ہو کر کئی قسم کی بداخلاقیاں پیدا ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ اس فعل سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور بڑے ہو کر پھر اس کی یہی

Marfat.com

خواہش رہتی ہے۔ کہ ہر وقت مجھے اسی طرح لوگ پیار کرتے رہیں ؎

سوالات

۱۔ شرم وحیا سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟
۲۔ شرم وحیا سے انسان کو کیا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟
۳۔ آنحضرتؐ نے حیا کی کیا تعریف فرمائی ہے؟
۴۔ بے حیائی کے نقصانات کا مختصر ذکر کرو۔
۵۔ شرم وحیا کا ملکہ بچّوں میں کیوں کر پیدا کیا جا سکتا ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۹

محبّت و ہمدردی

جذبہ۔ دلی جوش یا خیال ⁂ تقاضا۔ خواہش۔ جھگڑا ⁂
منضبط۔ ضبط کیا گیا۔ انتظام میں لایا گیا ⁂ شعور۔ عقل۔ تمیز ⁂
عشق۔ اعتدال سے زیادہ محبت کرنا ⁂
صداقت۔ سچائی ⁂ عالمگیر۔ عام جس کا تمام دنیا میں رواج ہو ⁂
تمدّن۔ مل جل کر رہنا ⁂
سرچشمہ۔ نکلنے کی جگہ ⁂ حمایت۔ مدد ⁂

۱۔ محبت ایک طبعی تقاضا ہے۔ جو ہر جاندار ہے۔ کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں محبّت کا اثر موجود ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ انسان کی محبت ارادے اور شعور کے ماتحت ہوتی ہے اور باقی سب کی محبّت کے اثرات طبعی تقاضے ہیں۔ ارادے اور شعور کے ماتحت محبت کے جذبات کا

Marfat.com

اظہار اخلاق حسنہ کا موجب ہے۔ ورنہ وہ حیوانی فعل ہے"۔

۲۔ محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل محبت غیر ارادی جیسے ماں کو بیٹے کی محبت ہوتی ہے دوسری محبت ارادی جیسے شاگرد کو استاد سے ہوتی ہے۔ محبت ارادی کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل جو جلدی پیدا ہو اور جلدی جاتی رہے دوسرے جو دیر سے پیدا ہو اور دیر سے جائے۔ تیسرے جو جلدی پیدا ہو اور دیر سے جائے اور چوتھے جو دیر سے پیدا ہو اور جلدی جاتی رہے۔ محبت کا مطلب اگر لذت ہے۔ تو وہ جلد ہوتی ہے اور جلد چلی جاتی ہے اور اگر محبت کا مقصد نفع ہو۔ تو دیر سے ہوتی ہے اور جلد چلی جاتی ہے اور اگر مقصد خیر ہو تو جلدی ہوتی اور دیر سے جاتی ہے۔ اور اگر مرکب ہو تو دیر سے ہوتی اور دیر سے جاتی ہے۔ جو دنوں کی محبت کی غرض عموماً

Marfat.com

لذت ہوتی ہے۔ جو عارضی ہے۔ بوڑھوں اور تجربہ کاروں کی محبت کا منشا نفع ہوتا ہے جو دیرپا ہے اور داناؤں کی عقل چونکہ بہت مضبوط ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کی محبت کا منشا محض خیر ہوتا ہے جو سب سے اعلیٰ ہے ؂

۳۔ محبت کے مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ اوّل خدا کی محبت جو نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ دوسرے پیغمبروں اور اکابرِ دین کی محبت جن کے ذریعے محبت حقیقی حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے والدین کی محبت جو اس کے وجود ظاہری کا سبب ہیں چوتھے اُستاد کی محبت جو تربیت رُوحانی کا ذریعہ ہے۔ پانچویں رعایا کی محبت بادشاہ سے اور بادشاہ کی محبت رعایا سے ہوتی ہے۔ چھٹے اشناؤں اور رشتہ داروں کی محبت۔ انسان کو چاہئے کہ ہر ایک سے اس کے مرتبے کے موافق محبت کرے اور محبت کے مراتب کو غلط ملط نہ کرے۔ خدا کی محبت بندگی سے پیغمبروں اور اکابرِ دین کی

Marfat.com

محبت شریعت کی پابندی اور تعظیم سے والدین کی محبت خدمت اور تعظیم سے استاد کی اس تقلید سے۔ بادشاہوں کی فرمانبرداری سے اور لوگوں کی نرمی اور میل جول سے حاصل ہوتی ہے

۴۔ محبت کے مراتب تین ہیں اوّل محبت جو عام ہے۔ دوسری صداقت جو متوسط ہے۔ تیسری عشق جو اس سے بھی خاص ہے۔ کیونکہ ایک شخص کے دل میں دو کا عشق نہیں ہو سکتا لذت جسمانی رنج والم کا موجب ہے۔ اور لذت نفسانی حصول کمال کا ذریعہ ہے۔ اور اسی کا نام عشق۔ اور محبت الہٰی ہے ؞

۵۔ انس اور محبت انسان کا قدرتی خاصہ ہے اس لئے اسے انسان کہتے ہیں۔ چونکہ ہر چیز کا کمال اس کی خاصیت کے ظہور سے ہوتا ہے۔ پس کمال انسانی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ابنائے نوع کے ساتھ اس خاصیت کا اظہار کرے۔ جس پہ تمدن کا مدار ہے۔ اسی لئے شریعت

Marfat.com

نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اور نماز باجماعت کا مطلب دراصل یہی محبت پیدا کرنا ہے ؎

۶۔ بچوں کو صحیح محبت کرنا سکھاؤ۔ ان کے دلوں میں عالمگیر اخوت کا جذبہ پیدا کرو۔ محدود اور مخصوص دائرہ میں محبت کا استعمال کئی قسم کی برائیاں پیدا کرتا ہے۔ محبت کی بنیاد خود غرضی پر نہیں بلکہ ہمدردی پر ہو۔ محبت ایک قدرتی جذبہ ہے۔ جو ہر انسان میں پیدا ہو کر رہیگا۔ اگر والدین رہنمائی کرکے محبت کے دریا کو منضبط نہروں میں تبدیل نہ کرینگے۔ تو سیلاب کا خطرہ اور فصل کی تباہی کا خوف ہے ؎

۷۔ منجملہ انسان کی بھلی حالتوں کے ایک ہمدردی کا جوہر ہے۔ قومی ہمدردی کا جوش ہر مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اکثر لوگ اپنی قوم کی بیجا حمایت کرکے دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں

Marfat.com

سمجھتے۔ سو یہ خلق نہیں بلکہ ایک طبعی حالت ہے۔ اور یہ طبعی جوش حیوانات میں بھی پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اخلاق میں یہ عادت اس وقت داخل ہوگی جب کہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے موقع و محل کے مطابق ہو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کام میں کرو۔ اور ظلم وزیادتی کے کام میں نہ کرو۔

سوالات

۱ ۔ انسان اور حیوان کی محبت میں دراصل کیا فرق ہے ؟

۲ ۔ محبت ارادی وغیرارادی سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو۔ اور محبت کی کونسی چار قسمیں ہیں ؟

۳ ۔ محبت کے مختلف مدارج کون کون سے ہیں ؟

۴ ۔ محبت کے تین بڑے مراتب کیا ہیں ؟

۵ ۔ محبت اور ہمدردی میں کیا احتیاط لازم ہے۔ ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱

شجاعت و بہادری

شجاعت - بہادری ۔ جذبات - دل کے خیالات ۔
خود بینی - غرور - تکبر ۔ ریاکاری - دکھلاوا ۔
قرینِ مصلحت - بہتری کے نزدیک ۔ مکروہات - کراہت کی گئیں بری چیزیں ۔
سوسائٹی - مجلس - محفل ۔ مستعدی - تیاری - ہوشیاری ۔
استقلال - ارادہ کی پختگی ۔ محرّک - حرکت دینے والا ۔

۱- شجاعت بھی ایک طبعی عادت ہے بچوں کا آگ میں ہاتھ ڈالنا - جنگلی جانوروں سے مقابلہ کرنا - تنہا کئی آدمیوں سے لڑنے کے لئے نکلنا - سب طبعی حالتیں ہیں جو درندوں میں بھی پائی جاتی ہیں - مگر حقیقی شجاعت وہ ہے جو موقع اور محل پر استعمال ہو - خدا کے نیک بندے ہمیشہ بہادری

Marfat.com

کے موقع پر بہادری اور ڈرنے کے مقام پر خوف کھاتے ہیں۔ کبھی وہ اپنی ذاتی شجاعت سے اپنے نفس کے جذبات کا مقابلہ کرتے ہیں اور کبھی سچائی کی مدد کے لئے اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور اپنے نفس پر نہیں بلکہ خدا پر بھروسہ رکھ کر بہادری دکھاتے ہیں۔ ان کی شجاعت میں ریاکاری اور خود بینی نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر حالت میں خدا کی رضاء مقدم ہوتی ہے ؂

۴۔حقیقی شجاعت کی جڑ۔ صبر اور ثابت قدمی ہے۔ ہر ایک نفسانی جذبہ کے غلبہ کے وقت اس کے مقابلے کے لئے ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر نہ بھاگنا ہی حقیقی شجاعت ہے انسان اور درندہ کی شجاعت میں بڑا فرق ہے۔ درندہ ہمیشہ ایک ہی پہلو پر جوش اور غضب دکھاتا ہے۔ اور انسان مقابلے و ترک مقابلے میں جو پہلو

Marfat.com

قرینِ مصلحت ہو وہ اختیار کرتا ہے ۔

۳۔ شجاعت اور بہادری جسمانی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ بہادر انسان ڈٹ کر بدی کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس کے ارادے بلند اور حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسا شخص قوم اور سوسائٹی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس میں نیک ارادوں کے پورا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اور قدرت کے وقت اپنا فرض ادا کرنے میں جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا ۔

۴۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "لیس الانسان الا ما سعیٰ" یعنی انسان جو کوشش کرتا ہے۔ وہی اسے ملتا ہے، دنیا میں بڑا آدمی ہونے کی بنیاد یہی ہے۔ کہ انسان ہر ایک نیک کام کو ہمت و استقلال اور مستعدی سے کرے۔ گردش زمانہ اور دنیا کے مکروہات میں ثابت قدمی دکھائے۔ ہمت

Marfat.com

اور شجاعت دراصل تمام انسانی ترقیوں کا سرچشمہ ہے۔ نپولین کی بادشاہی۔ کولمبس کی شہرت سرسیدؒ کی کامیابی اور مردہ قوموں کی زندگی اسی سے ہے۔ ہمت قوموں کی محرک کوششوں کی جان اور تمام امیدوں کی بنیاد ہے اور صحت ہمت کی غلام ہے۔

۵۔ البتہ ہمت کے ساتھ استقلال کی ضرورت ہے استقلال کے بغیر تمام شجاعت۔ ہمت۔ دلیری اور محنت بیکار ہے جو شخص ہمت اور استقلال کی رہنمائی پر کام کرے اسکیلئے علم۔ دولت۔ مال اور حکومت سب حاضر ہیں۔ تیمور کی کامیابی اور کلائیو کی فتح کا راز ہمت اور استقلال ہی پر تھا۔

سوالات

۱۔ شجاعت کسے کہتے ہیں ؟
۲۔ شجاعت حقیقی سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو ؟
۳۔ انسانوں اور حیوانوں کی شجاعت میں دراصل کیا فرق ہے ؟
۴۔ استقلال کی انسان کے لئے کیا ضرورت ہے ؟
۵۔ ہمت اور استقلال کیونکر انسان کی تمام ترقیوں کا سرچشمہ ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۱

محنت و ریاضت

قسمت۔ بٹا ہوا حصہ۔ روزی نصیبہ ۔
تقدیر۔ اندازہ کرنا۔ وہ اندازہ جو روز ازل سے خدا نے ہر چیز کا کر رکھا ہے۔
ریاضت۔ محنت۔ مشقت ۔
اعصاب۔ جمع عصب کی۔ پٹھے ۔
قمار بازی۔ جوا کھیلنا ۔
نداف وری۔ مخالفت اختیار کرنا۔
رمل۔ ایک مشہور علم کا نام ہے۔
نجوم۔ ستاروں کا علم ہے ۔
اقتصادی حالت۔ مالی حالت ۔
الجوع۔ بھوک ۔

ا۔جب تک محنت نہ کریں۔ دنیا کا کوئی کام نہیں چلتا۔ سب سے ادنےٰ کام جو کسی گنتی میں نہیں۔ روٹی کھانے کا ہے۔ سو اس کے لئے بھی جب تک بونے۔ کاٹنے پیسنے پکانے وغیرہ ہزاروں مشکلوں کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ ایک لقمہ حلق میں نہیں۔ اتنا! اگر تم مال و دولت پر قابض ہونا چاہتے ہو

Marfat.com

تو اس کے لئے محنت کرو ترقی کی راہیں ہمیشہ کھلی رہتی ہیں۔ محنتی اور کوشش کرنے والا آدمی جاتی دولت کو روک لیتا ہے۔ محنتی آدمی اپنا نہیں۔ بلکہ تمام قوم کا خدمتگار ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی کام کا اثر صرف ایک ہی ذات تک محدود نہیں رہتا ؎

۲۔ دنیا میں ہزاروں مفت خورے یہی خیال جمائے بیٹھے ہیں۔ کہ خدا بے محنت کے دیتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ جو کچھ وہ کھاتے ہیں۔ وہ محنتیوں کی خیرات کا ہی حصہ ہے۔ ورنہ بلا محنت کچھ نہیں ہوتا ایسے کم بخت لوگ ملک اور قوم کو کمزور کرتے ہیں۔ کیونکہ قوم کے جس قدر ممبر بیکار اور سست ہوتے ہیں اسی قدر قوم اور ملک کی اقتصادی حالت کمزور ہو جاتی ہے ؎

۳۔ ہزاروں جاہل قسمت اور تقدیر کے الفاظ

Marfat.com

کا غلط مفہوم سمجھ کر علم سے بے بہرہ رہ گئے لاکھوں بدنصیب باہر جا کر کمانے کی بجائے اسی ٹٹی کی آڑ میں پھاگ کھیلتے کھیلتے الجوع الجوع کرتے مرگئے۔ جو شخص بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوا۔ وہ ایسا نکما اور اپاہج بنا۔ کہ اسے ایک پیالے کے گرد گھومتا کرۂ زمین کے گرد پھر آنے سے مشکل معلوم ہوا

۴۔ مگر بر خلاف اس کے جو شخص ان کے صحیح مفہوم سے اطلاع پالے۔ وہ کبھی غریب اور محتاج نہیں ہوتا۔ نہ اس پر زمانے کی گردش اپنا اثر کرتی ہے۔ نہ رنج و غم کی گھٹائیں اس پر مسلط ہوتی ہیں۔ تقدیر کے معنے اندازہ الہٰی یعنی قانونِ قدرت کے ہیں۔ اور قسمت کا مطلب خدا کی تقسیم بموجب قانون قدرت ہے۔ کہ جس قدر کوئی محنت کریگا۔ اتنا ہی اس کو ملیگا۔ بھلا جو شخص قانون قدرت کی خلاف ورزی کرے۔ وہ کیوں کر کامیاب

Marfat.com

ہو سکتا ہے ۔

۵۔ قسمت کے اس غلط مفہوم نے جو جاہل لوگوں نے اپنے اطمینان کے لئے بنا رکھا ہے۔ لوگوں کو اس قدر خراب اور برباد کرنے کے علاوہ ہزاروں جھوٹے اور غلط پیشے بھی دنیا میں مروج کر دیئے ہیں رمل فال بینی ریکھا اور نجوم وغیرہ علموں کے ذریعے لوگوں کو ایسا نکما کر دیا ہے کہ کام کرنے کی بجائے طرح طرح کی خام خیالیوں میں مبتلا ہو گئے ۔

۶۔ جسمانی صحت جو انسان کے لئے سب سے ضروری ہے۔ اس کے قیام کے لئے بھی ریاضت بدنی کی سخت ضرورت ہے۔ جس قدر اعضاء اور اعصاب جسم میں پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر ان کو صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے تو کمزور اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اسی لئے لوہار کے بازو مضبوط اور کاتب

Marfat.com

کے بازو کمزور ہوتے ہیں۔ ریاضت جسمانی سے بدن کے مسامات کھل جاتے ہیں۔ قلب کی حرکت تیز۔ سینہ صاف۔ دل و دماغ تازہ اور تمام بدن مضبوط ہو جاتا ہے ؎

۷۔ جس طرح جسمانی اعضاء کا استعمال کرنا صحتِ جسمانی کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح دلی قوئے کا کام میں لانا بھی صحت روحانی کے لئے لازمی ہے۔ جو دل کی قوتوں کو بیکار کر دے۔ وہ کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے دلی قویٰ کی تحریک کم ہونے سے انسان حیوانی خصائل میں پڑ جاتا ہے۔ اور جسمانی باتوں میں فضول اور محو ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار انسانی صفات کو ضائع کر کے پورا حیوان بن جاتا ہے۔ شراب نوشی قمار بازی اور تماشبینی کا عادی ہو جاتا ہے

Marfat.com

سوالات

۱۔ انسان کے لئے محنت کرنا کیوں ضروری ہے ؟
۲۔ محنت اور ریاضت کے بڑے بڑے فائدے کیا ہیں ؟
۳۔ ریاضت بدنی کیوں ضروری چیز ہے ؟
۴۔ قوموں کی اقتصادی حالت کیوں کر کمزور اور طاقتور ہوتی ہے ؟
۵۔ قسمت اور تقدیر کا صحیح مطلب کیا ہے۔ اور اس کے غلط مفہوم نے لوگوں کو کیوں کر نکما اور بیکار کر دیا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۲

شرافت ونجابت

مطربی۔ گانا بجانا وغیرہ ۔ مسنجرگی۔ نقالی وغیرہ ۔
کناسی۔ خاکروبی کرنا ۔ دباغی۔ چمڑا رنگنا ۔
راہب۔ مقبول۔ یہود کے علماء راہب کہلاتے ہیں ۔ کاہن۔ جادوگر ۔
مرائیاں۔ ریاکار۔ مکار۔ دکھلا کر عبادت کرنے والے ۔ منحرفان۔ راستی سے پھرے ہوئے ۔
حارفان۔ سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ۔ مغالطان۔ غلطی میں ڈالنے والے گمراہ کرنے والے ۔

۱۔ شرافت کے معنے اونچی جگہ پر پہنچنا ہے۔ شرفہ بمعنی قلعہ کا کنگرہ اسی سے نکلا ہے یہ ایسا ہر دل عزیز لفظ ہے۔ کہ ہر شخص اس کا بھی خواہاں اور جویاں ہے۔ مگر بحث اس بات پر ہے۔ کہ شریف کون

Marfat.com

ہے ؟ فلسفے کی رو سے شریف وہ شخص ہے۔ جس کی ذات سے عام لوگوں کو فائدہ ہو۔ ایشیا میں سب سے شریف عالم اور خصوصاً معلّم ہے۔ جو جاہلوں کو عالم اور گدھوں کو انسان بناتا ہے۔ ہندوؤں میں برہمن۔ عیسائیوں میں راہب یہودیوں میں کاہن اور اسلام میں علماء کو شریف کہا جاتا ہے۔ مگر یہ تمام مدارج بوجہ علم کے ہی ہیں۔ اگر عالم نہ ہوں۔ تو کوئی شخص ان مدارج کی شرافت کا دعوےٰ نہ کرے اور علم ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس پہ دولت۔ حکومت اور دین کا مدار ہے *

۲۔ اس عالم میں شرفاء کے کئی گروہ ہیں۔ اوّل علماء عامل و حکماء کامل جو بسبب قوت علمیہ و عملیہ کے سب سے ممتاز ہیں۔ اور ان کا کام موجودات کی حقیقت کا معلوم کرنا ہے۔ دوسرے واعظ اور ناصح ہیں۔ جو پند و نصائح کے ذریعے عوام الناس کو کمال انسانی کی طرف بلاتے ہیں

Marfat.com

تیسرے مقدّران ہیں۔ جو علم ریاضی۔ طب اور نجوم وغیرہ کے ذریعے قوانین عدالت کا خیال رکھتے ہیں۔ چوتھے مجاہدین ہیں جو بہادری اور رعب داب سے ملک کو دشمنوں اور ظالموں کی دست اندازی سے بچاتے ہیں۔ پانچویں ارباب اموال ہیں۔ جو مختلف پیشوں کے ذریعے صنعت و حرفت اور لین دین کر کے پہلے چاروں گروہوں کی خوراک اور پوشاک وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں یہ تمام گروہ بالطبع نیک کہلاتے ہیں ۔

۲۔ ان کے بعد پانچ گروہ اور ہیں۔ جو مناسب تعلیم سے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اوّل مرائیان جو دنیوی فوائد کے لئے اپنے آپ کو علماء اور بزرگوں کے لباس میں ظاہر کر کے ان جیسے افعال کرتے ہیں۔ دوسرے محرفان ہیں جو بوجہ اپنے میلان بدی کے مسائل دینی کی تاویل و تحریف کر کے اپنی طبیعت کے موافق بنا لیتے ہیں۔ تیسرے باغیان

Marfat.com

ہیں۔ جو بادشاہ اور حکام وقت کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں۔ ان کا فیصلہ عقلاً و شرعاً ضروری ہے چوتھے جاہلان ہیں جو کم فہمی کی وجہ سے دینی مسائل کی اغراض کو نہیں سمجھ سکتے بلکہ ان کے غلط مفہوم کو لے کر سیدھے راستے سے پھر جاتے ہیں اور جب یہ فساد ان کی طبیعت میں جم کر مضبوط ہو جاتا ہے۔ تو پھر ان کی راہ یابی کی امید مشکل ہو جاتی ہے پانچویں مغالطان ہیں۔ جن کو حقائق کی بالکل خبر نہیں ہوتی بلکہ مالی اور دنیوی جاہ کے لئے جھوٹی باتیں بناتے اور اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں حالانکہ خود حیران و سرگردان ہوتے ہیں

۴۔ نیک اور بد ہونے کے لحاظ سے تمام لوگوں کی پانچ اقسام ہیں۔ اوّل جو بالطبع نیک ہوں اور ان کی نیکی سے دوسرے بھی فیض پائیں جیسے

Marfat.com

علماء شریعت و مشائخ طریقت وغیرہ دوسرے
خود تو بالطبع نیک ہوں۔ مگر ان کی نیکی
کا اثر دوسروں تک نہ پہنچے۔ جیسے خلوت
نشین ان کی بھی تعظیم و تکریم واجب ہے
تیسرے جو بالطبع نیک ہیں نہ بد۔ ان پر مہربانی
کرنا اور گوشہ امن میں رکھنا ضروری ہے چوتھے
جو بالطبع شریر ہوں۔ لیکن ان کی شرارت
دوسروں تک سرایت نہ کرے۔ اس گروہ کی
تحقیر ضروری ہے۔ ان کو وعدہ و وعید اور
پندونصائح سے راہ راست پر لانا لازم ہے
پانچویں جو بالطبع شریر ہوں اور ان کی شرارت
دوسروں تک بھی اثر کرے۔ ان کی سزا یا تادیب
ضروری ہے ورنہ ان کے دفعیہ کیلئے کوشش کیجئے
۵- ضروری پیشے دنیا میں تین ہیں۔ تجارت۔ صناعت
اور زراعت وغیرہ جو شریف پیشے کہلاتے ہیں
کناسی دوباغی وغیرہ رذیل پیشے کہلاتے ہیں اور
جو پیشے قوت نفسانی سے متعلق ہیں۔ ان میں

Marfat.com

سے بھی تین شریف اور تین خسیس کہلاتے ہیں شریف پیشوں میں سے اوّل جو جوہر عقل سے متعلق ہوں جیسے وزارت وغیرہ۔ دوسرے جو جوہر علم سے متعلق ہوں۔ جیسے طب ریاضی کتابت وغیرہ۔ تیسرے جو شجاعت سے متعلق ہوں۔ جیسے سواری اور سپاہگری وغیرہ۔ اور خسیس پیشوں میں سے اول جو مصلحت عامہ کے منافی ہوں جیسے سحر اور دلالی وغیرہ دوسرے جو فضیلت نفسانی کے منافی ہوں جیسے مطربی و مسخرگی وغیرہ۔ تیسرے جو نفرت طبع کا موجب ہوں۔ جیسے دباغی وکناسی وغیرہ

۶۔ دنیا میں اکثر لوگ دولت کو بھی عزت اور شرافت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مگر عزت خود ایک صفت ہے۔ جو اور صفات کی طرح خود انسان کی اپنی ذات میں ہوتی ہے سب سے پہلے انسان خود اپنے آپ کو معزز سمجھتا ہے۔ وہ خود اپنی عزت پر یقین کرتا

Marfat.com

ہے۔ پھر تمام دنیا از خود اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ حقیقی عزت وہ ہے جو نیک افعال اور پسندیدہ اطوار سے لوگوں کے دلوں میں خود بخود قائم ہو۔ جھوٹی عزت چونکہ دل سے نہیں کی جاتی۔ اس لئے اسے قیام نہیں ہوتا۔ حقیقی عزت دل سے اور قوی اسباب کے ماتحت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ دائمی ہوتی ہے اور مرنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے ؂

سوالات

۱۔ شرافت و نجابت سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟
۲۔ دنیا میں کون کون سے گروہ شریف کہلاتے ہیں اور کیسے ؟
۳۔ نیک اور بد ہونے کے لحاظ سے لوگوں کے کونسے پانچ گروہ ہیں؟
۴۔ شریف اور رذیل پیشے کون کون سے ہیں ؟
۵۔ حقیقی عزت کیوں کر حاصل کی جا سکتی ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۳

خودداری و خوداعتمادی

میلان - رغبت ۔ رجحان - توجہ - میلان ۔
عاقبت اندیشی - دور کی بات سوچنا ۔ خوداعتمادی - اپنے آپ پر بھروسہ کرنا ۔
خواہش بقا - باقی رہنے کی آرزو زندگی کی خواہش ۔ خواہش فنا - مرنے کی آرزو ۔
استقلال - ارادے کی پختگی ۔
جدوجہد - کوشش - سعی ۔
غیرت - شرم کرنا ۔ لغزش - غلطی

۱- خودداری بھی ایک طبعی جذبہ ہے۔ جس کا ظہور بچے میں تیسرے سال ہوتا ہے اس کے نہ ہونے سے غیرتی - خوشامد- چاپلوسی اور ریاکاری کی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پہلی چیز جو خودداری کے جذبے کو مضبوط کرتی ہے وہ خواہش بقا ہے۔ چھوٹے کیڑے کو بھی مارو

Marfat.com

تو وہ ضرور تلملائے گا۔ دوسری قوت فنا ہے۔ جس کے بغیر بقا کی خواہش پوری نہیں ہوتی۔ لہذا کامیابی حاصل کرنے کے لئے خوب خوب جدوجہد حاصل کرو۔ جو چیز راستے میں حائل ہو اسے فنا کردو۔ خودداری کے جذبے کو مضبوط کرنے کے لئے تیسری چیز قوتِ مقابلہ ہے۔ جس میں مقابلے کی طاقت نہیں وہ خودداری میں بھی کمزور ہوتا ہے۔ چوتھی چیز قوتِ استقلال ہے۔ یعنی اگر مقابلے کی قوت کے ساتھ استقلال نہ ہوگا۔ تو عارضی مقابلے سے خودداری خاک میں مل جائیگی۔ پانچویں وقار ہے۔ کیونکہ ہر بات میں دخل دینا چھچھورا پن ہے

۲۔ خودداری کو اتنا نہ بڑھاؤ۔ کہ غرور تک جا پہنچے اور نہ اتنا کمزور کرو۔ کہ خوشامد کی شکل اختیار کرلے۔ بلکہ غرور و خوشامد کے درمیان چلو۔ اور یہ مقام بڑا نازک مقام ہے۔ ذرا سی لغزش سے یا تو غرور کے گڑھے میں یا چاپلوسی

Marfat.com

کے چاہ میں گرنے کا خطرہ ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہ کرے جو شخص اپنی مدد آپ نہیں کرتا۔ وہ مفلسی کے گڑھے سے نہیں نکلتا۔ خدا نے ہر ایک انسان کو ہاتھ پاؤں۔ آنکھ کان اور ناک وغیرہ اعضاء دیئے ہیں۔ مگر ان کا جائز اور ناجائز استعمال کرنا انسان کا اپنا اختیار ہے لہذا خدا کی دی ہوئی قوتوں کو محنت اور استقلال سے خرچ کرو۔ اور اپنی مدد آپ کرو۔ دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا نامردی ہے۔

۴۔ انسان کی ترقی کی ساری بنیاد اپنی مدد آپ کرنے پر ہے۔ اور جب یہ جوش کسی قوم کے بہت سے آدمیوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تو وہ قوم کی قوم زور آور اور مضبوط ہو جاتی ہے انسان جب بیرونی مدد کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس

Marfat.com

کی اندرونی طاقتیں کمزور ہوجاتی ہیں۔ اور جب
باہر کی مدد کمزور ہو جائے۔ تو اندرونی طاقتیں
ترقی پکڑ لیتی ہیں۔ پس جب دوسرے لوگ
ہماری تمام ضروریات کو مہیّا کرینگے۔ تو ہمارا اپنا
دل و دماغ اور تمام اعضاء نکمّے ہوکر بیکار
ہو جائیں گے۔ اور ہمیشہ کے لئے دوسروں کے
محتاج ہوکر غلام بن جائینگے۔ جب غلامی آ
جائے تو خودداری کہاں رہے گی۔ خودداری ہمیشہ
خوداعتمادی اور اپنی مدد آپ کرنے سے حاصل ہوتی ہے

۵۔ قانون ہمیشہ مال و جان اور آزادی کا محافظ ہوتا
ہے۔ جیسے کسی قوم کی حالت بدلتی ہے۔ ویسے
ہی اس کا قانون بھی بدلتا رہتا ہے۔ جیسی قوم
ہوتی ہے۔ ویسا ہی قانون ہوتا ہے۔ مہذب
قوم کے لئے قانون مہذب اور ناشائستہ قوم کے لئے
قانون بھی سخت ہوتا ہے۔ شریف قوم عزت سے
اور جاہل ذلّت سے گذارہ کرتی ہے۔

۶۔ جو علم انسان خود حاصل کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ دیرپا

Marfat.com

اور مضبوط ہوتا ہے۔ علم مدرسے میں ہی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی کوشش اور اپنے غور سے بھی انسان عالم بن سکتا ہے۔ انسان جنگلی جانور مثلاً فاختہ سے محبت کتے سے وفا۔ کوے سے احتیاط چیونٹی سے عاقبت اندیشی۔ اور اونٹ سے غیرت سیکھ کر بھی علم و حکمت حاصل کر سکتا ہے جن چیزوں کے لئے آدمی کا میلان ہوتا ہے۔ انہی چیزوں کو اس کی طبیعت اخذ کر لیتی ہے۔ لہذا اپنی طبیعت کے قدرتی رحجان کو درست کرو۔ نیک باتیں اخذ کرو اور بری باتوں سے پرہیز کرو۔ خود اعتمادی حاصل کر کے اپنی مدد آپ کرو۔ اور خودداری حاصل کر کے اپنی عزت اور اپنے وقار کو قائم کرو

Marfat.com

سوالات

۱۔ خود داری و خود اعتمادی سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟

۲۔ خود داری حاصل کرنے کے لئے کون کون سی پانچ چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

۳۔ خود داری کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے؟

۴۔ خود داری کے نہ ہونے سے کون کون سی برائیاں پیدا ہوتی ہیں؟

۵۔ قرآن مجید میں خود داری کے متعلق کیا تعلیم دی ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۴
حزم و احتیاط

کفایت شعاری - سوچ سمجھ کر خرچ کرنا۔	اسراف - فضول خرچی کرنا۔
شہوت شکم - پیٹ کی خواہش۔	شہوت جماع - عورت کی صحبت کی خواہش۔
راس المال - سرمایہ - پونجی۔	افلاس - مفلسی - غریبی۔
مکروہ - کراہت کیا گیا - برا۔	مسلّط - قبضہ کرنا۔
مصاحب - صحبت میں رہنے والا۔	رعونت - غرور - تکبر شیخی

۱- حزم کے معنے عاقبت اندیشی یعنی ہر ایک آنے والی مصیبت کو روکنے کے لئے ہوشیاری سے بندوبست کرنا ہے۔ اور احتیاط کا لفظ احاطہ سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب اپنے گرد آنے والی مصائب سے ایک فصیل اور احاطہ بنانا یعنی بچ بچ کر نہ مانہ

Marfat.com

کاٹتا ہے۔ اپنی زندگی کو خطرات سے بچانے کے لئے ہر دو کا خیال رکھنا ضروری بلکہ لازمی ہے ۔

۲۔ اگر دولت مند لوگ حزم و احتیاط سے کام نہ لیں۔ اور کفایت شعاری کی بجائے اسراف کو اپنا مصاحب بنالیں تو بجائے آرام سے زندگی بسر کرنے کے ذلت۔ افلاس اور مصیبت ان کو گھیر لے گی۔ اور ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ ان کی عزت اور شان ان سے جدا ہو جائے گی لہذا دولت اور آمدنی پر بھروسہ کرکے خرچ کا بڑھانا نادانی ہے۔ لیکن خرچ مرتے دم تک اپنے ساتھ رہیگا۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ زندگی ہو اور خرچ نہ ہو ۔

۳۔ اگر طالب علم اپنی تعلیم میں حزم واحتیاط سے کام نہ لیں اور اپنے اسباق کو ساتھ ساتھ یاد کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور

Marfat.com

آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت اختیار کریں۔ تو ان کا کامیاب ہونا ناممکن ہے محنت اور استقلال و حزم اور احتیاط انسان کے سرگرم اور کارکن ملازم ہیں۔ جو ان سے کام لیگا۔ وہ مصیبت کے ناپیدا کنار سمندر میں نہ ڈوبے گا ؂

۴۔ پشیمانی اور مصیبت حزم و احتیاط نہ کرنیکا ہی نتیجہ ہیں۔ جاہل جب کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے ۔ تو اس کا الزام خدا پر دیتا ہے مگر اپنی کرتوت پر نظر نہیں کرتا۔ لہذا ہر ایک کام جو شروع کرو۔ پہلے اس کا انجام سوچ لو۔ اس کے نفع و نقصان کا موازنہ کر لو۔ پھر کامیابی یقینی ہے ؂

۵۔ حزم و احتیاط ایک آفتاب ہے ۔ جس کا نورانی سایہ عزت اور بزرگی ہے۔ جو شخص کھانے پینے میں احتیاط نہیں کرتا۔ شہوت شکم اس پر مسلط ہو جاتی ہے جس سے شہوت

Marfat.com

جماع لازم آتی ہے۔ پھر مال و جاہ کو دل چاہتا ہے۔ مال کی کثرت سے طرح طرح کی رعونتیں اور گوناں گوں حسد پیدا ہوتے ہیں ریاکاری تجبر اور غرور آجاتا ہے۔ پھر ان سے کینہ اور دشمنی نکل آتی ہے۔ رفتہ رفتہ انسان سرکش اور نافرمان ہو جاتا ہے۔ اور ناجائز و مکروہ امور پہ جرأت کرنے لگتا ہے ؞

۴۔ برخلاف اس کے اگر عزم و احتیاط سے کام لیا جائے۔ حسب ضرورت اور حسب موقع کھانے پینے کا استعمال کیا جائے۔ تو شیطان کے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ انسان کا قلب اور جسم دونوں صاف رہتے ہیں۔ عقل تیز ہوتی ہے۔ باریک بینی کی عادت ہو جاتی ہے۔ قلب نرم ہوکر ذکر الٰہی میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ دل میں تواضع اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ نفس کی شرارت دب جاتی ہے۔ مصیبت زدہ کی مصیبت

Marfat.com

یاد آتی ہے۔ رحم اور شفقت کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ اور عذاب الٰہی کا ڈر رہتا ہے

۷۔ پابندیٔ وقت میں بھی حزم و احتیاط کا ہونا لازمی ہے۔ وقت انسان کا سرمایہ اور راس المال ہے۔ جب اسے غیر ضروری امور میں صرف کرے گا۔ تو ثواب آخرت کا ذخیرہ جمع نہ کر سکے گا۔ جس سے اس کے راس المال میں بٹّہ لگے گا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جو بے حساب جنت میں جائے۔ اور بے حساب وہی جائیگا۔ جس کے ذمے کچھ حساب نہ ہوگا۔ اور جو غیر ضروری کلام کرتا ہے اس کا حساب لمبا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مباح ہی کیوں نہ ہو ؟

Marfat.com

سوالات

۱- حزم و احتیاط سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟

۲- حزم و احتیاط کے فوائد اور نقصانات کا موازنہ کرو؟

۳- دولت مندوں کے لئے حزم و احتیاط سے کام لینا کیوں ضروری ہے؟

۴- طالب علموں کے لئے حزم و احتیاط کا کیا فائدہ ہے؟

۵ - پابندیٔ وقت میں حزم و احتیاط کیوں ضروری ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر۱۵

عفت و پاکدامنی

ترکِ شر۔ شرارت کا ترک کرنا۔ قوتِ تناسل۔ جماع کی قوت۔
مرتکب۔ کسی بات کو عمل میں لانیوالا۔ صادر۔ عائد ہونا۔ واقع ہونا۔
غضِ بصر۔ آنکھ چرا کر دیکھنا۔ خوابیدہ نگاہ۔ ٹیڑھی نگاہ۔
منزلِ مقصود۔ پہنچنے کی جگہ۔ محاسبہ۔ حساب۔
نامحرم۔ جس کے ساتھ نکاح درست ہو۔ ستر۔ پردہ۔

۱۔ اخلاق جو ترکِ شر کے لئے خدا نے مقرر فرمائے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز عفت یا پاکدامنی ہے۔ جس سے مراد وہ پاکدامنی ہے جو مرد و عورت کی قوتِ تناسل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ مگر یہ خلق اسی حالت میں کہلائیگی جب کہ انسان میں وہ تمام قویٰ موجود ہونگے جن کے ذریعے وہ اس جرم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اگر بچہ

Marfat.com

بڑھا یا نامرد ہونیکی وجہ سے یہ قوت ہی
اس میں موجود نہ ہو۔ تو اس وقت وہ خلق
نہ ہوگا۔ بلکہ وہ محض ایک طبعی حالت ہوگی
جو حیوانات میں بھی موجود ہے۔ بلکہ یہ
خلق اسی وقت ہوگی۔ جب کہ انسان اپنے
تمام قویٰ کے موجود ہونے کے باوجود پھر
بھی اپنے آپ کو بدکاری اور بدنظری سے
بچائے۔ اور عقل و ارادہ کی تدبیر سے موقع
اور محل کے مطابق یہ فعل اس سے صادر ہو
۲۔ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ
اے مومنو! تم اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں
کی طرف دیکھنے سے بچاؤ۔ خوابیدہ نگاہ ملکی عادت
نہ ڈالو۔ جہاں تک ہو سکے۔ ستر کی جگہ کو نہ
کھولو۔ کانوں کو نامحرموں کی خوش الحانی اور عورتوں
کے گانے بجانے سے بچاؤ۔ ان کے حسن کے
قصے نہ سنو۔ یہ طرز پاک دل اور پاک نظر
رہنے کا عمدہ طریقہ ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی

Marfat.com

اپنی آنکھوں کو نامحرم آدمیوں سے بچائیں۔ ان کی پُر شہوت آواز نہ سنیں۔ اپنے ستر کی جگہ کو پردے میں رکھیں۔ زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پہ نہ کھولیں۔ اپنے گریبان۔ کان۔ سر اور کنپٹیاں۔ سب چادر میں چھپائے رکھیں۔ پاؤں کو زمین پہ ناچنے والیوں کی طرح نہ ماریں اس تدبیر سے وہ ٹھوکر کھانے سے بچ جائینگی۔

۳۔ ہمیشہ اپنے خدا کی طرف رجوع کرو۔ اس سے دعا کرو۔ زنا کے قریب نہ جاؤ۔ ایسی تقریبوں سے بچو۔ جہاں لغزش کا خطرہ ہو۔ ایسی راہ نہ چلو۔ جس سے اس گناہ کے ارتکاب کا اندیشہ ہو۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے۔ منزلِ مقصود سے روکتی ہے۔ جسے نکاح میسّر نہ ہو۔ وہ روزہ رکھے۔ کم کھائے۔ مشقت کے کام کرے اور اس طرح اپنے آپ کو اس جرم کا ارتکاب کرنے سے بچائے۔

۴۔ جو کام انسان کرے۔ اس کے نفع و نقصان

Marfat.com

اور انجام پر غور کرنا بھی اس کی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ بے فکر اور جلد باز شخص کی مثال بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح ہے۔ جو خشک و تر سب کو کھاتی چلی جاتی ہے۔ اور اپنا بیگانہ نہیں دیکھتی لہذا انسان کو روزانہ سونے سے پیشتر اپنی نیکی اور بدی کا محاسبہ کر لینا ضروری ہے۔ تاکہ جو خطائیں اس سے آج سرزد ہوئیں کل اس سے بچ جائے ؛

۵۔ ایک تندرست آدمی کے جذبات شہوت موقع و محل پر جوش مارنے سے نہیں رُک سکتے۔ اگر اگر ہم بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں۔ اور پھر امید رکھیں۔ کہ کتے کے دل میں روٹیوں کا خیال تک نہ آئے۔ تو ہم غلطی پہ ہیں۔ اس لئے اسلام نے مرد و عورت کو آزاد نظری اور اپنی اپنی آنتیں دکھلانے سے روکا ہے۔ اور جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اور خوابیدہ نگاہ کو غیر محل پہ نظر ڈالنے سے روکنا

Marfat.com

جو غضِ بصر کہلاتا ہے۔ اسلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ اور یہی اسلامی پردہ کا مفہوم ہے جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کو سنبھالے اسے اسلام نے جنتی قرار دیا ہے ؛

سوالات

۱۔ عفت اور پاکدامنی سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟
۲۔ عفت اور پاکدامنی کس حالت میں خلق کہلا سکتی ہے ؟
۳۔ پاکدامنی حاصل کرنے کے لئے اسلام نے مرد و عورت کو کیا کیا ہدایات دی ہیں ؟
۴۔ اسلامی پردہ کا کیا مفہوم ہے ؟
۵۔ روزانہ اعمال کا محاسبہ کرنے سے انسان کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۶

امانت و دیانت

امانت ۔ کسی کی چیز حفاظت میں رکھنا ۔ دیانت ۔ ایمانداری ۔ راستی ۔

سراب ۔ دھوکا ۔

خیانت ۔ امانت میں چوری کرنا ۔ مقبول ۔ قبول کیا گیا

مشیر ۔ مشورہ دینے والا ۔ پسندیدہ ۔

بجنسہ ۔ ایسے ہی ۔ رجوع ۔ توجہ کرنا ۔

وقار ۔ عزت ۔ ناموس ایذا ۔ تکلیف ۔ دکھ ۔

۱۔ دوسری قسم ترکِ شر کی وہ خلق ہے جسے امانت و دیانت کہتے ہیں ۔ اور یہ انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے ۔ جس کی وجہ سے بچہ غیر عورت کا دودھ پینا نہیں چاہتا ۔ اور اپنی والدہ کو چھوڑ کر غیر کی چیز کی طرف رجوع کرنے سے متنفر ہوتا ہے ۔ خواہ تکلیف ہی کیوں نہ اُٹھائے

Marfat.com

یہی امانت و دیانت ہے۔ اس لئے بچے کی طرح جب تک انسان کے دل میں غیر کے مال سے سچی نفرت اور کراہت نہ ہو جائے۔ اس وقت تک وہ اس خلق میں کامل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ مگر بچے کی چونکہ یہ ایک طبعی حالت ہوتی ہے جو بے اختیاری سے موقع و محل پر ظاہر نہیں ہوتی۔ لہذا وہ خُلق نہیں۔ بلکہ خلق اسی وقت ہو گی۔ جب کہ عقل اور ارادے سے موقع و محل کے مطابق ظاہر ہو۔ اس کے مقابلے پر خیانت ہے۔ جس کے معنے دوسروں کے مال پہ شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذا پہنچانے پر راضی ہوتا ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے امانت و دیانت کے سب پہلو بیان کر دئے ہیں۔ مثلاً اگر تم میں کوئی ایسا مالدار ہو۔ جو یتیم یا نابالغ ہو۔ اور اپنے مال کی حفاظت نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کے مال کے باقاعدہ ذمہ دار بن جاؤ۔ اور وہ مال

Marfat.com

ان بے وقوفوں کے حوالے نہ کرو۔ اور اس میں
سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے
کے لئے دے دیا کرو۔ ان کی تعلیم و تربیت
کا خیال رکھو۔ تاکہ ان کی عقل بڑھے وہ جاہل
اور نا تجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے
ہوں۔ تو تجارت کے طریقے سکھاؤ اگر کوئی اور
پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال
ان کی تربیت کرو۔ ان کی تعلیم کو ساتھ جاری
رکھو۔ اور کبھی کبھی امتحان بھی لے لیا کرو جب
بالغ اور سمجھدار ہو جائیں۔ تو معتبر گواہوں کے
کے رو برو ان کا مال ان کے حوالے کر دو
فضول خرچی کے طور پر ان کا مال ضائع نہ کرو
اگر اسے تجارت میں لگاؤ۔ تو اس کے سرمایہ
کو محفوظ رکھو منافع میں سے اگر کچھ حق الخدمت
لینا چاہو تو لے لو۔

۴۔ علاوہ اس کے ایک دوسرے کے مال کو
ناجائز مت کھاؤ نہ اپنے مال سے رشوت دو

Marfat.com

نہ اس سے دوسروں پر دباؤ ڈالو۔ امانتیں ان
کے حقداروں کو واپس دے دو۔ وزن کرو۔ تو
پورا کرو۔ مشتبہ ترازو سے نہ تولو۔ چوری
کرو۔ ڈاکہ نہ ڈالو۔ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ
بیگانہ مال پر قبضہ نہ کرو۔ خراب مال نہ بیچو
پس دیانت کے ان تمام پہلوؤں میں سے اگر
کوئی شخص کسی ایک پہلو میں دیانت اور
دوسرے میں بدنیتی دکھائے۔ تو وہ اس کا
خلق نہیں۔ بلکہ طبعی حالت ہو گی ؛

۵۔ رازداری بھی امانت داری ہی ہوتی ہے۔ یہ
دلی اور روحانی امانت ہے۔ یہ وصف انسان
کو معتبر اور قابل اعتبار بناتا ہے۔ اپنی
باتوں کو اپنے دل میں محفوظ رکھنا گویا
اپنے مال کو اپنے صندوق میں جمع رکھنا
ہے۔ اور اپنی باتوں کو دوسروں سے
ظاہر کر دینا اپنے مال کو دوسروں کے
صندوق میں جمع کرنا ہے۔ جو کبھی محفوظ

Marfat.com

نہیں رہ سکتا۔ جو شخص پیٹ کا ہلکا ہوتا ہے
وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے ؂

۶۔ کسی معاملے میں صحیح مشورہ دینے والا بھی امین کہلاتا ہے۔ کیونکہ ایک آدمی وہ بات نہیں سوچ سکتا۔ جو بہت سے مل کر سوچ سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں آیا ہے۔ کہ ہر ایک مہم میں تم اپنے خیرخواہوں سے مشورہ لے لیا کرو۔ کیونکہ عام رائے خدا کی مرضی کا آئینہ ہوتی ہے۔ مگر مشیر ہمیشہ رازدار خیرخواہ اور امین ہونا ضروری ہے۔ ورنہ بجائے فائدے کے نقصان کا خطرہ ہے ؂

۷۔ کسی عہد کا پورا کرنا بھی ایک قسم کی امانت ہے۔ جو اپنے عہد کو پورا نہیں کرتا۔ وہ لوگوں کے دلوں سے اپنی حمیت اور وقار کو کھو دیتا ہے۔ بیوفا آدمی پانی کا ایک سراب ہوتا ہے۔ کہ دکھائی دیتا ہے۔ مگر ملتا نہیں۔ بدعہد آدمی جو خود کوئی عہد پورا نہ کرے

Marfat.com

وہ دوسروں کی طرف سے بھی اپنی کامیابی میں شاکی رہتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ تم اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ کہ قیامت میں تم سے پوچھے جائیں گے۔ اس لئے ہمیشہ سوچ سمجھ کر وعدہ کرو۔ اور پھر اسے پورا کرو

۸۔ پس جو چیز کسی نے رکھنے کو دی ہو بجنسہ اس کو واپس کرنا امانت اور امانت گذار امین کہلاتا ہے۔ امین خلقت کا ایک محفوظ خزانہ اور خلق و خالق کا مقبول ہوتا ہے۔ اس کا اعتبار قائم رہتا ہے۔ ایمان محفوظ رہتا ہے اور خیانت کرنے والا شخص سانپ کی مانند ہوتا ہے۔ کہ اس کے نقش عمدہ مگر اندر سے زہریلا ہوتا ہے۔ پس یہ خلق جتنا بھی زیادہ ہو مفید ہے ؎

Marfat.com

سوالات

۱- امانت و دیانت سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟
۲- قرآن کریم میں امانت کے متعلق کیا تعلیم دی گئی ہے؟
۳- رازداری سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟ اور یہ کیوں ضروری ہے؟
۴- مشورہ دینے والا شخص کیسا ہونا چاہیے؟
۵- وعدہ پورا کرنے کے لئے احتیاط لازمی ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۷

تحمّل و صلح کاری

صلحکاری - صلح رکھنا ۔ خوگرفتگی - عادت اختیار کرنا ۔
محل شناسی - موقع کی پہچان کرنا ۔ یا وہ گوئی - بیہودہ گوئی ۔
ہنگامہ پردازی - فساد کرنا ۔ چشم پوشی - درگذر کرنا ۔
حلیم الطبع - بردبار - نرم مزاج ۔ کج طبع - بدخو - بدمزاج
بدسرشت - بداصل ۔ بے شرّ - صلح کل

۱- ترکِ شرّ کے اخلاق میں سے تیسری قسم صلحکاری ہے - جس کا مطلب دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شرّ انسان ہونے کے ہیں - صلحکاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے - انسان کا ایک اعلیٰ خلق ہے بچّے کی جس طبعی قوت کے اعتدال سے یہ خُلق پیدا ہوتا ہے - وہ الفت یعنی خوگرفتگی ہے - بغیر عقل کے انسان صلح اور جنگجوئی

Marfat.com

کو نہیں سمجھ سکتا۔ لہذا اس وقت جو طبعی
حالت اس میں پائی جاتی ہے۔ وہ صلحکاری
کی عادت کی ایک جڑ ہوتی ہے۔ مگر چونکہ
وہ عقل تدبیر اور ارادے سے اختیار نہیں
کی جاتی۔ اس لئے خلق میں داخل نہیں۔ بلکہ
خلق میں تب داخل ہوگی۔ جب کہ انسان بالارادہ
اپنے تئیں بے شر بنا کر صلحکاری کے خلق کو
اپنے محل پر استعمال کرے ۔

۲- قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ تم آپس میں صلحکاری
اختیار کرو۔ صلح میں خیر ہے۔ جب وہ صلح
کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے
نیک بندے صلحکاری کے ساتھ زمین پر
چلتے ہیں اگر کوئی لغویات کسی سے سنیں جو
لڑائی کی تمہید ہو۔ تو بزرگانہ طور پر طرح دے
کر چلے جاتے ہیں۔ اور ادنٰے ادنٰے بات
پر لڑنا شروع نہیں کرتے۔ یعنی جب تک زیادہ
تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی

Marfat.com

کو اچھا نہیں سمجھتے ؛

۳۔ اور صلحکاری جیسے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ بات کو خیال میں نہ لائیں اور معاف فرمائیں۔ بیہودہ ایذا سے چشم پوشی کرکے بزرگانہ تحمل سے برتاؤ کریں۔ اور اگر ایذا محض لغو نہ ہو۔ بلکہ اس سے مال وجان اور عزت کو خطرہ ہو۔ تو صلحکاری کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اگر ایسے گناہ کو بخشا جائے۔ تو اس خلق کا نام عفو ہے۔ اور اگر کوئی شرارت سے یاوہ گوئی کرے تو صلحکاری سے اس کو جواب دو۔ جس سے دشمن بھی دوست ہو جائیگا غرض ایسی بدی کے موقع پر چشم پوشی کرنا صلحکاری ہے۔ جس سے کوئی نقصان نہ ہو۔ بلکہ محض بیہودہ گوئی ہو ؛

۴۔ حلم کے معنے گفتگو اور اخلاق میں ہر ایک سے نرم برتاؤ کرنا ہے۔ جس کی اپنی عادت نرم ہوتی ہے۔ وہ کسی سے تکلیف نہیں اُٹھاتا

Marfat.com

لوگوں کی سرزنش سے محفوظ رہتا ہے۔ حلیم الطبع
آدمی بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔ اس
خلق سے کج طبع اور درشت خو لوگوں سے اپنا
وقار اور عزت قائم رہ سکتی ہے جو شخص
حلیم نہ ہو۔ اس کی نصیحت ایسی ہے جیسے
کتے کے گلے میں اخلاق کی کتاب بندھی ہو۔
۵۔ تحمل کے معنے برداشت کرنا۔ بردباری کرنا
اور ہر کس و ناکس کی سختی کو جھیل لینا ہے
متحمل آدمی پھلدار درخت کی طرح ہے ہر
کوئی اس کو پتھر مارتا ہے۔ مگر وہ برداشت
کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر قسم کی محفل میں گذارہ
کر سکتا ہے۔ تحمل اگرچہ عمدہ چیز ہے۔ مگر
بد سرشت لوگوں سے جس قدر تحمل کریں۔ ان
کی برائی روز افزوں ترقی کرے گی۔ لہذا اعتدال
سے گذارہ کرنا بہتر ہے۔

Marfat.com

سوالات

۱- صلحکاری کسے کہتے ہیں؟
۲- حلم اور تحمل میں تم کیا فرق سمجھتے ہو؟
۳- عفو اور صلحکاری میں کیسے تمیز کروگے؟
۴- قرآن کریم میں صلحکاری کے لئے کیا تعلیم دی ہے؟
۵- تحمل میں کیا احتیاط لازم ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۸

رفق وخوش مزاجی

رفق ۔ نرمی ۔ انکسار ۔ طلاقت ۔کشادہ رو ہونا تیز زبان ہونا۔
کشادہ روئی ۔ ہنس مکھ ہونا۔ خندہ روئی ۔کشادہ پیشانی ۔
قول حسن ۔ اچھی اور نیک بات ۔ ہنس کر بات کرنا۔
دانشمندی ۔ عقلمندی ۔ بالا رادہ ۔ ارادہ سے ۔
مواخذہ ۔ گرفت کرنا ۔ ملنساری ۔ نرمی ۔ صلحکاری ۔ درستی ۔
باز پرس کرنا ۔ بہتان ۔ تہمت لگانا ۔

۱۔ ترکِ شر کے اخلاق میں چوتھی قسم رفق اور قولِ حسن ہے۔ اور جس طبعی حالت کی اصلاح سے یہ خلق پیدا ہوتا ہے ۔ اس کا نام طلاقت یا کشادہ روئی ہے ۔ بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا ۔ بجائے رفق کے کشادہ روئی ظاہر کرتا ہے ۔ غرضیکہ طلاقت یا کشادہ روئی ایک قوت ہے ۔ اور رفق ایک

Marfat.com

خلق ہے -- جو اس قوت کو بالارادہ موقع
و محل پر استعمال کرنے سے حاصل ہوتا ہے ؛
۲- جس کے متعلق قرآن میں فرمایا ہے کہ لوگوں
سے وہ باتیں کرو- جو واقعی نیک ہوں- ایک
قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا کیا گیا ہو- وہی
اچھے ہوں- بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا
نہ کریں ہو سکتا ہے- کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا
ہو وہی اچھی ہوں- کسی کو برے نام سے
نہ پکارو- بدگمانی کی باتیں مت کرو- نہ عیبوں
کو کرید کرید کر پوچھو- ایک دوسرے کا گلہ مت
کرو- کسی پر بہتان یا الزام مت لگاؤ- جس
کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہ ہو- یاد رکھو
کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا- اور
کان آنکھ دل اور زبان سب سے پوچھا
جائے گا-
۳- آدمی کا چہرہ اس کے دل کا آئینہ
ہوتا ہے خندہ روئی اور نرمی سے دلوں

Marfat.com

میں محبت بڑھتی ہے۔ ہنس مکھ آدمی سے
سب خوش رہتے ہیں۔ اس کی تعریف کے
گیت گاتے ہیں۔ سب اس کی مدد کرتے
ہیں۔ ایک کی حاجت پوری کرتے ہیں۔ ایک
شہد فروش خوش خلق اور خندہ روئی میں مشہور
تھا۔ جب دکان پر آتا۔ تو خریداروں کا ہجوم
ہو جاتا۔ جو قیمت مانگتا۔ لوگ خوشی سے
دے دیتے۔ اور سارا شہد بک جاتا۔ ایک
دن ایسا اتفاق ہوا۔ کہ اس کی طبیعت میں
کوئی رنج تھا۔ اس روز کوئی خریدار نہ آیا
اور شام کو خالی ہاتھ گھر چلا گیا۔ اس کی
عورت دانا تھی۔ کہنے لگی۔ کہ دکاندار ترش
رو ہو۔ تو اس کا شہد کڑوا ہو جاتا ہے ایسے
شہد پر تو مکھی بھی نہیں بیٹھتی ؎

۴۔ خوش مزاج آدمی چھوٹی چھوٹی باتوں
کی پروا نہیں کرتا۔ بلکہ ہر بات کے
روشن پہلو کی طرف ہمیشہ دھیان رکھتا ہے

Marfat.com

وہ ملنسار ہوتا ہے۔ اسے دنیا کے کسی امر میں تکلیف نہیں ہوتی۔ دنیا میں فتح و شکست کامیابی۔ اور ناکامی کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ مگر انسان کو اپنی آئندہ زندگی کامیاب بنانے کے لئے ہمیشہ اپنے روشن حالات پر نظر رکھنی چاہیئے۔ جو شخص ایسا کریگا۔ اس کی ہمت کبھی پست نہ ہوگی۔ اس کا حوصلہ قائم رہیگا۔ وہ مشکلات کا خوب مقابلہ کریگا اور آخر کار کامیاب ہوگا۔

۵۔ برخلاف اس کے جو شخص بلا وجہ منہ پھلائے تیوری چڑھائے۔ اور ہر وقت خاموش رہے وہ بدمزاج ہوتا ہے۔ اس سے سارے گھر والوں کی خوشی بدمزہ ہوجاتی ہے اور بچوں کو روٹھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ لہذا ہر شخص کو خوش مزاج بننے کی کوشش کرنی چاہیئے انسان کی مشکلات سے پُر ہے۔ اسے

Marfat.com

اچھی طرح گذارنے کے دو اصول ہیں۔ خوش رہنا اور خوش رکھنا۔ اور اس مختصر سی زندگی کو رنج و الم سے تلخ کر لینا دانشمندی کے خلاف ہے۔ خوش مزاج آدمی ہمیشہ تندرست رہتا ہے۔ اگرچہ یہ اختیاری چیز نہیں۔ مگر تاہم اگر کوئی شخص اپنی کمزوریوں پر غور کرے۔ خوش مزاجی کے فوائد سے آگاہ ہو اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تو یہ عادت بدلی بھی جا سکتی ہے ؂

سوالات

رفق و خوش مزاجی سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟
خوش مزاجی کے متعلق قرآن پاک میں کیا کیا ہدایات موجود ہیں؟
خوش مزاجی و کشادہ روئی کے فوائد مثال دیکر سمجھاؤ؟
دنیا کے مشکلات میں انسان کو کیوں کر عبور کرنا چاہیے؟
بدمزاجی سے انسان کو کیا کیا نقصان پہنچتا ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۹

عفو و رحم

ترکِ شر۔ گناہ کا چھوڑنا ؛ ایصالِ خیر۔ نیکی حاصل کرنا ؛
عامہ خلائق۔ عام لوگ ؛ کینہ پرور۔ دشمنی کرنے والا ؛
شیر و شکر۔ اچھی طرح مل جانا ؛ انتقام۔ بدلہ ؛
عفو۔ درگذر کرنا ؛ عداوت۔ دشمنی ؛
شر۔ گناہ ؛ ضرر۔ نقصان ؛

۱۔ ترکِ شر کے اقسام تو ہو چکے۔ اب ایصالِ خیر کے اقسام بھی سن لو۔ جو اخلاقِ ایصالِ خیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے پہلا خلق عفو ہے۔ عفو کے معنے کسی کے گناہ کو بخش دینے کے ہیں۔ اس میں ایصالِ خیر یہ ہے۔ کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ضرر پہنچاتا ہے اور خود ضرر کا مستحق ہوتا ہے۔ پس اس کو بخش دینا۔ اگر مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصالِ خیر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے فرمایا ہے کہ نیک آدمی وہ ہے۔ جو غصے کے محل پر غصہ کرے اور بخشنے کے محل پر گناہ بخش دے۔ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جتنی کیگئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقع پر بخشے کہ اس سے کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ بلکہ کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ تو وہ اس کا بدلہ پائیگا ؎

۲۔ اسلام کا منشاء یہ نہیں کہ مجرم کو سزا نہ دی جائے۔ مگر موقع اور محل کا دیکھنا ضروری ہے اگر سزا دینے کا موقع ہو تو سزا دی جائے اور اگر بخشنے کا موقع ہو تو بخش دیا جائے۔ مجرم اور عامۂ خلائق کے حق میں جو صورت بہتر ہو۔ وہی کی جائے۔ بعض اوقات مجرم گناہ بخش دینے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ اس لئے غور سے دیکھ لینا چاہئے۔ کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں ہے۔ پس جو امر موقع و محل کے مطابق ہو۔ وہی کرو ؎

Marfat.com

۳۔ لوگ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض اس قدر کینہ پرور کہ دادا کی محبت کو بھی یاد رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ عفو اور در گذر کرنے میں بھی انتہا سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور بے غیرتی تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ مگر اسلام نے ہر ایک خلق کو موقع و محل پر استعمال کرنے کا ہی نام خلق رکھا ہے اور بے محل عفو کو خلق نہیں بلکہ ایک طبعی حالت قرار دیا ہے۔ جو بچوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ کہ آپس میں لڑ کر وہ انتقام پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد پھر شیر و شکر نظر آتے ہیں۔ اس لئے ان کا در گذر کرنا خلق نہیں۔ بلکہ ایک طبعی حالت ہے ؎

۴۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ غصے کو پی جانیوالے لوگوں کے قصور معاف کر دینے والے۔ اور بھلے لوگوں سے خدا محبت کرتا ہے۔ جو اپنے قصورواروں کے قصور سے درگذر کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو اپنے قصور پر درگذر کرنے کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ عفو اور در گذر کرنے

Marfat.com

والا انسان ہمیشہ ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ مگر جس طرح عفو نیک لوگوں کو نیک تر بناتا ہے۔ اسی طرح بدوں کو بعض اوقات بدتر بھی بنا دیتا ہے۔ اس لئے اعتدال اور موقع و محل کا استعمال ضروری ہے؂

۵۔ اگر رحم نہ ہوتا۔ تو عدل۔ عفو۔ ہمدردی۔ غرضیکہ کوئی بھی انسانی خلق اور تہذیب دنیا میں نہ ہوتی۔ رحم محبت کا نتیجہ اور پیار کا پیار ہے اگر یہ نہ ہوتا۔ تو ماں باپ کو بھی اولاد سے محبت نہ ہوتی۔ اور بوڑھے والدین کی خدمت کون کرتا۔ یہ رحم کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ سب ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ دنیا میں ظلم۔ سنگدلی۔ رشوت اور تمام اخلاق کا سارا علاج اسی پر ہے؂

۶۔ انتقام کے معنے برائی کا بدلہ لینے کے ہیں عفو اور رحم اگرچہ پسندیدہ اخلاق ہیں۔ مگر جن کی عادت ہمیشہ ڈنک مارنا ہے۔ ان سے ان کی اصلاح کے لئے انتقام لینا ضروری ہے مگر اس میں بھی حد سے گذرنا سخت گناہ ہے۔ حد سے گذرنا ظلم ہے۔ اور ظلم خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے؂

Marfat.com

سوالات

۱۔ عفو سے کیا مراد ہے ؟
۲۔ عفو کا استعمال کس طرح ایصال خیر سے تعلق رکھتا ہے ؟
۳۔ عفو سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں ؟
۴۔ رحم سے کیا مراد ہے اور اس سے کیا متصوّر ہے ؟
۵۔ کونسی حالت میں انتقام لینا ضروری ہوتا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۲۰

عدل و احسان

افراط۔ زیادتی ؎
صدق۔ سچائی۔ راستی ؎
عدل۔ انصاف ؎
مروت۔ جوانمردی ؎
تعجیل۔ جلد بازی
تفریط۔ کمی

صدقہ۔ مال جو خدا کے راہ پر فقیروں کو دیا جاتا ہے ؎
ایتاء ذی القربیٰ۔ قرابتداروں کو دینا
زکوٰۃ۔ اپنے مال کا چالیسواں حصہ خدا کی راہ پر خرچ کرنا ؎
کتمان۔ پوشیدگی ؎

۱۔ ایصالِ خیر میں دوسرا خلق عدل تیسرا احسان اور چوتھا ایتاء ذی القربیٰ ہے نیکی کے مقابلے پر نیکی کرنا عدل اور نیکی کی مقدار سے بڑھ کر نیکی کرنا یا بغیر نیکی کے نیکی کرنا احسان اور طبعی جوش سے اقربا کی طرح نیکی کرنا ایتاء ذی القربیٰ ہے عدل کے معنی برابر کے ہیں یعنی ہر ایک شخص کو افراط و تفریط سے بچا کر اس کے حقوق پر قائم رکھنا عدل ہے اور اپنے

Marfat.com

حقوق سے تجاوز کرنا ظلم ہے اور ظالم پر خدا نے لعنت فرمائی ہے جو شخص کسی دوسرے کا حق چھینے گا اُسے قیامت کو گردن سے اُٹھا کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

۲۔ احسان کے معنے نیک سلوک کرنیکے ہیں۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ احسان کر جیسا کہ تجھ پر خدا نے احسان کیا احسان خلق اور خالق کی رضامندی کا سبب دلوں کے مطیع کرنیکا ذریعہ اور دوسروں کو جاں نثار بنانے کا وسیلہ ہے۔ دشمن انتقام کی نسبت احسان سے جلدی مطیع ہوتا ہے۔ نیکی کے مقابلے پر احسان کرنا احسان کا ادنٰے درجہ ہے جسے معمولی درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی حاصل کرسکتا ہے اور ابتداء خود نیکی کرنا بغیر کسی غرض کے دوسروں کو فائدہ پہنچانا یہ اوسط درجہ کا احسان ہے اور اس کا حصول بہ نسبت پہلے درجے کے ذرا مشکل ہے اور جو شخص اس طرح احسان کرتا ہے۔ وہ عموماً شکریہ اور دعا کا خواہشمند ضرور ہوتا ہے۔ اگر دوسرا شخص اسے ادا نہ کرے تو احسان

Marfat.com

فراموش کہلاتا ہے۔ اور اگر احسان کرنیوالا تشکریہ اور دعا کی خواہش کے بغیر طبعی جوش اور ہمدردی کے خیال سے احسان کرے۔ جیسا کہ والدہ اپنی اولاد سے کرتی ہے تو یہ احسان کا اعلیٰ درجہ ہے اور ایتاء ذی القربیٰ کہلاتا ہے اس کے لئے اسلام نے حکم دیا ہے کہ اپنے صدقوں کو جن کی بنا صدق پر ہونی چاہیئے احسان یاد دلانے اور دکھ دینے سے برباد نہ کرو۔ صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے اگر دل میں صدق اور اخلاص ہے تو صدقہ ہے ورنہ ریاکاری ہے اس لئے احسان کا خیال نہ کرو۔ اور اپنا احسان نہ جتلاؤ۔

۳۔ عدل۔ احسان اور ایتاء ذی القربیٰ انسان کی طبعی حالتیں ہیں جو بچوں میں بھی پائی جاتی ہیں ان میں سے ہر ایک کو عقل اور ارادے کے ماتحت موقع و محل کے مطابق استعمال کرنا نیکی اور بے محل استعمال کرنا بدی بن جاتا ہے لہٰذا ہر حالت میں اعتدال سے تجاوز نہ کرو۔ بے موقع احسان نہ کرو۔ اور با موقع احسان کرنے سے دریغ نہ کرو۔ بے موقع رحم کی بارش نہ کرو اور حسب موقع

Marfat.com

ایتاءِ ذی القربیٰ کے حق میں کمی نہ کرو۔ پس اسلام کا حکم ہے
کہ اپنے پاکیزہ مال سے لوگوں کو بطریق سخاوت یا
احسان یا تدقہ دو۔ اور خیرات و مروّت کو احسان رکھنے
اور دکھ دینے سے ضائع نہ کرو۔ نہ اپنے مال کو ریاکاری
سے ضائع کرو۔ بلکہ خدا کی مخلوق سے اس لئے احسان
کرو۔ کہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ؛
۴۔ پس خدا کی رضاجوئی کے لئے اپنے مال سے اقربا کی مدد
کرو۔ یتیموں کی تعلیم اور پرورش کا انتظام کرو۔ مسکینوں
کو فقر و فاقہ سے بچاؤ۔ مسافروں اور سائلوں کی حاجات
پوری کرو۔ قرضداروں کے قرض کی ادائیگی میں مدد کرو
اپنے اخراجات میں نہ اسراف کرو اور نہ تنگدلی سے کام
لو۔ بلکہ میانہ روی اختیار کرو۔ خیرات ظاہر ہو کر بھی دو
تاکہ دوسرے بھی تقلید کریں۔ چھپ کر بھی دو تاکہ ریاکاری سے
بچو۔ غرضیکہ اپنے مال سے قریبیوں۔ ہمسایوں۔ یتیموں مسکینوں
مسافروں۔ نوکروں اور جانوروں کی حتی الوسع مدد کرو۔
۵۔ سخاوت کے معنی بخشش کرنا اور کرم کے معنے بلاعوض
کسی کی مدد کرنا ہے۔ بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم

Marfat.com

کرنا بھی کرم ہے۔ مگر سخاوت میں بھی مدارج کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ انسان نہ اتنا خرچ کرے۔ کہ تہیدست اور مورد ملامت ہو۔ اور نہ اتنی تنگی کرے کہ دنیا کو اس کی زندگی میں بہ نسبت موت کے نقصان ہو۔ سخاوت کے مستحق یتیم بچے۔ بیوہ عورتیں مسکین۔ محتاج۔ مسافر اور قریبی رشتہ دار ہیں۔ مگر احسان فراموش ناحق شناس۔ اور ظالم پر احسان کرنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا ہے ؛

۶۔ بڑے مصارف عموماً تین ہوتے ہیں۔ اوّل جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہو۔ جیسے زکوٰۃ۔ جو خوشی خوشی صرف خدا کے لئے دینی چاہئے۔ اور غیر معلوم الفقراء کو پوشیدگی سے دینا بہتر ہے۔ دوسرے طریق سخاوت جو موقع اور محل پر پے در پے اور حق سے ہونی چاہئے تعجیل اور کتمان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تیسرے جلب نفع کے لئے جیسے تحفہ و تحائف وغیرہ ؛

Marfat.com

سوالات

۱- ایصالِ خیر میں کون کون سے اخلاق شامل ہیں؟

۲- عدل - احسان اور ایتاء ذی القربیٰ سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟

۳- احسان کے کتنے درجے ہیں اور کس طرح؟

۴- سخاوت کے مستحق کون لوگ ہیں؟ اور اس میں کیا احتیاط لازمی ہے؟

۵- بڑے بڑے مصارف کون کون سے ہیں؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الاوصاف

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

Marfat.com